دینی، اصلاحی اور فکری موضوعات پر

ولولہ انگیز تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

تالیف

ابو ظفر نعمانی

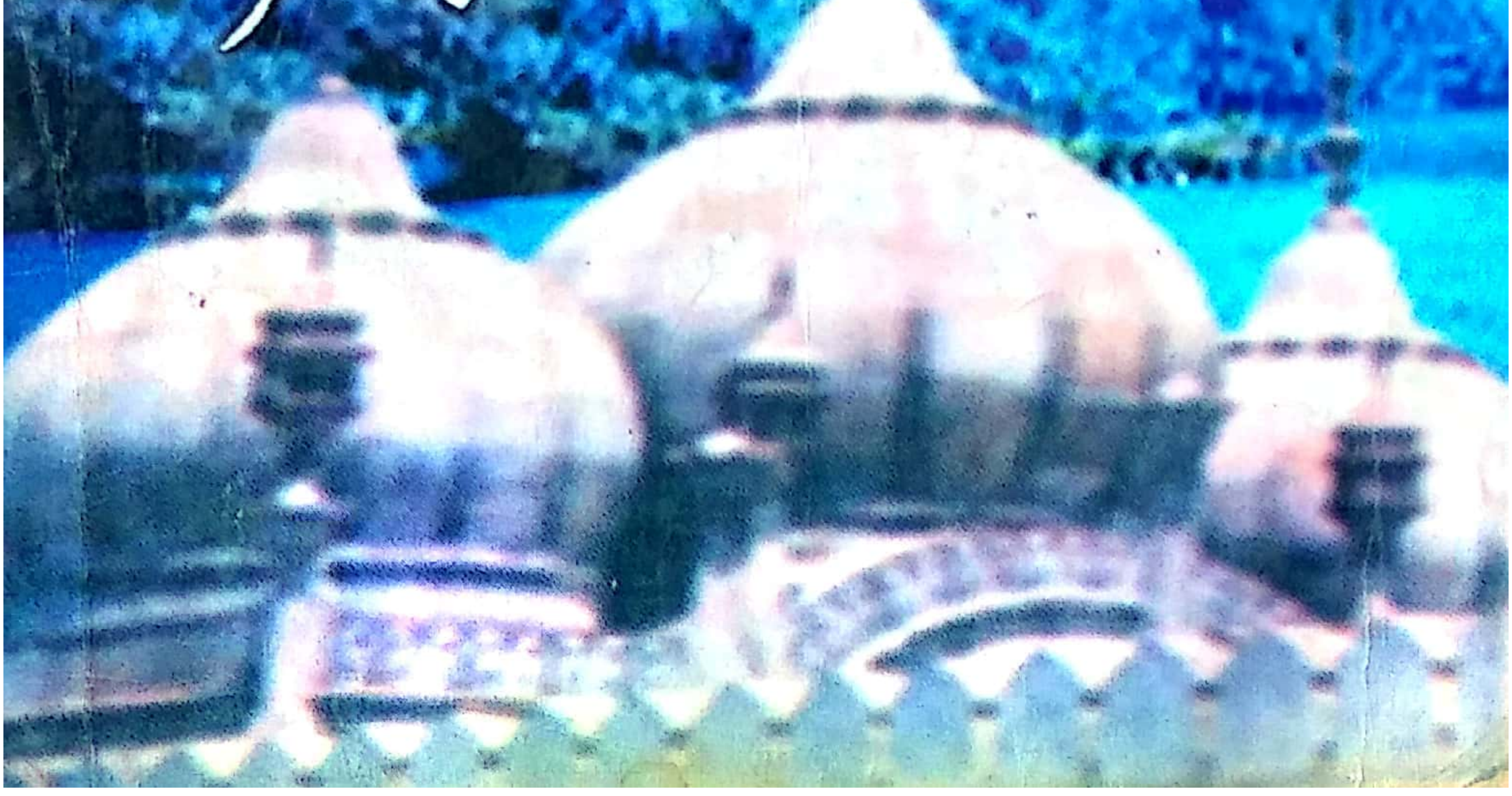

Scanned by CamScanner

إن من البيان لسحرا

ولولہ انگیز تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

☆ تالیف ☆

مفتی ابوظفر نعمانی قاسمی دھوڑوی

ناشر:

کتب خانہ نعیمیہ نزد جامع مسجد دیوبند سہارنپور (یوپی)

Scanned by CamScanner

﴾ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ﴿

نام کتاب : ولولہ انگیز تقریریں

مؤلف : مفتی ابو ظفر نعمانی قاسمی دھوڑوی

صفحات : ۱۱۳

ناشر : مکتبہ نعیمیہ نزد جامع مسجد دیوبند
سہارنپور (یوپی)

کمپیوزنگ : قاسمی کمپیوٹر سینٹر، محلّہ گدی واڑہ دیوبند

تعداد : ۱۰۰۰

سن طباعت : ۲۰۰۱ء

قیمت : ۲۵/۰۰ روپئے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ نعیمیہ نزد جامع مسجد دیوبند سہارنپور (یوپی)

Scanned by CamScanner

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انتساب	۴
۲	تقریظ	۶
۳	تقریظ	۷
۴	ارمغانِ دل	۸
۵	عظمتِ رمضان	۱۲
۶	ماہ رمضان کے حوالے سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۲۴
۷	لیلۃ القدر	۳۶
۸	عید الفطر	۴۵
۹	ہندوستان حال و مستقبل کے آئینے میں	۵۵
۱۰	عصر حاضر کے تقاضے اور قوم مسلم سے خطاب	۶۶
۱۱	جان پیاری یا شعائر اسلام پیارے	۷۸
۱۲	علماء یوپی اور خدمات علم حدیث	۹۱
۱۳	علماء بہار اور خدمات علم حدیث	۱۰۱

Scanned by CamScanner

تقریظ

رئیس القلم آفتاب فقہ حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب (زید مجدہم)
مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلامٌ على عباده الذين اصطفى

یہ دیکھ کر دلی خوشی ہوئی ہے کہ نوجوان نسل میں پڑھنے کے ساتھ لکھنے اور بولنے کا ذوق پیدا ہو رہا ہے، جو اس دور میں بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوان علما کرام میں لکھنے پڑھنے اور مطالعہ کتب کا شوق ابھار دے تاکہ آئندہ آنے والے فتنوں کے سد باب پر پورے طور پر قادر ہوں اور امت کی پشت بانی کا فریضہ ادا کرنے میں آگے آگے نظر آئیں جو مجموعہ یہاں رکھا گیا ہے، اس میں چند تقریریں ہیں، اس مجموعہ کا نام عزیزم محترم مولوی ابو ظفر نعمانی، نے "ولولہ انگیز تقریریں" رکھا ہے امید ہے کہ واقعی ولولہ انگیز ہوگی اور ضرور ہوگی خاکسار اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے پورے طور پر پڑھنے سے معذور رہا شروع کی چند تقریروں سے اندازہ ہوا، ماشاء اللہ تقریریں اچھی اور جاندار ہیں، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں ترقی عطا کرے، اور عزیزم موصوف اپنی زندگی میں تقریر و تحریر دونوں میدانوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوں اور ملک و ملت کے لئے مفید ثابت ہوں۔

طالب دعا: محمد ظفیر الدین غفرلہٗ مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۳؍ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner

تقریظ

سماحۃ الشیخ الادیب الاریب حضرت مولانا عبد الخالق صاحب سنبھلی (حفظہ اللہ)

استاذ فقہ وادب دار العلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

نحمد ہ ونصلی علی رسو لہ الکریم اما بعد:

علماء اسلام، اسلامیان ہند کے لئے نت نئے انداز سے روحانی غذا پیہم پہنچاتے رہتے ہیں جس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور عمل کی راہیں ہموار ہوتی ہیں ہر زبان میں کام ہورہا ہے، اردو کی لائبریری اسلامیات کا خانہ بھی بہت مزین ہے جملہ علوم کے ذخیرہ سے بھرپور اور معمور ہے اسلامی علوم وفنون سے لیکر مقالات وخطبات اور دینی معلومات سے وہ لبریز ہے اسی خزینے میں اس کتاب "ولولہ انگیز تقریریں" سے اہم اضافہ ہوا ہے جس کو دار العلوم دیوبند کے نوجوان فاضل عزیزم مولانا ابو ظفر نعمانی سلمہٗ نے ترتیب دیا ہے یہ چند تقریروں کا مجموعہ ہے یہ سالہا سال کی محنت کا نچوڑ ہے موصوف نے بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے عدیم الفرصتی کے باعث حرفاً حرفاً تو نظر نہیں ڈال سکا کچھ مضامین دیکھے بہت پسند آئے مواد بھی اچھا ہے، ترتیب بھی عمدہ ہے، نیز جناب مولانا خضر محمد کشمیری صاحب حفظہ اللہ استاذ دار العلوم نے بھی اس مجموعہ پر نظر ڈالی اور نہایت پسندیدگی کا اظہار کیا، ان شاء اللہ مستفیدین کو بیحد فائدہ ہوگا، اللہ تعالی مؤلف سلمہٗ کی اس خدمت کو قبول فرمائے،

Scanned by CamScanner

ملت اسلامیہ کے لئے نفع بخش بنائے، اور مزید علمی خدمات کی توفیق بخشے۔

ع اللہ کرے زورِ قلم اور بھی زیادہ

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین

خیر خواہ: عبد الخالق سنبھلی
مدرس دار العلوم دیوبند
۱۱/۵/۱۴۲۲ھ

ارشاد عالی

محققِ دوراں شارحِ حدیث حضرت الاستاذ مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی (زید مجدہم)
شیخ الجامعہ و مفتی اعظم مدرسہ شاہی مراد آباد

حامداً و مصلیاً ومسلماً اما بعد:

احقر نے اس کتاب کو طائرانہ انداز سے دیکھا الفاظ کا زور تو ماشاء اللہ خوب ہے مگر قرآن وحدیث کے مواد علماء کے بیانات میں جیسے ہونی چاہیں، اس کی کمی ہے البتہ تقریر سیکھنے والے طلبہ کا اپنے اندر خطیبانہ انداز پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک مؤلف کو اخلاص اور کتاب کو قبولیت سے ہمکنار فرمائے۔ (آمین)

شبیر احمد عفا اللہ عنہ
۲۹/جمادی الاول ۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner

تاثرات

ادیبِ زماں مقررِ شعلہ بیاں حضرت مولانا اسعد قاسم صاحب سنبھلی (مدظلہ العالی)

استاذِ ادب مدرسہ امدادیہ مراد آباد

حامداً ومصلیاً : فن خطابت مسلمانوں کا ایک قوی شعار ہے جو بطورِ امانت انہیں عربوں سے ورثے میں ملا ہے، زمانہ جاہلیت میں عربوں کو خطابت پر اتنا عبور حاصل تھا کہ کھڑے ہو کر وہ برجستہ جب رواں دواں تقریر کرتے تو اس کی تاثیر و قوت سے قومیں دنگ رہ جاتیں اور حالات کا یکایک نقشہ بدل جاتا یہ قدرت اس وقت تو جادو ہی بن جاتی ان کی تقریر نثر کے بجائے نظم کے پیرائے میں ہوتی، اور بحر و قافیے میں کوئی ادنی فرق نہ پڑتا حارث بن حلوہ کا معلقہ اس کی روشن مثال ہے۔

رسول اللہ ﷺ عربوں میں سب سے زیادہ فصیح تھے اس لئے آپ کے موثر خطبوں نے فن خطابت کو اوج ثریا تک پہونچا دیا تاریخ بتاتی ہے کہ صحابہ آپ کی تقریریں اس طرح ہمہ تن گوش ہو کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، ان کی آنکھوں کے قطرے ڈھلکتے اور لہو بن کر میدان کارزار میں جذب ہو جاتے، امت نے اپنے نبی کی اس میراث کو گم نہ ہونے دیا، اور عہدے صحابہ سے دور حاضر تک ایسے بے شمار مقرر پیدا کئے، جنھوں نے سلاست وروانی اور بیان اور اپنے موثر اسلوب کی بدولت آن کی آن میں تیز و تند آندھیوں کا رخ موڑ دیا۔

Scanned by CamScanner

عہد قریب میں اس کہکشاں کے ستارے مولانا ابو الکلام آزاد علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد سعید دہلوی، اور حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب علیہم الرحمۃ تھے جن کی شعلہ بیاں اور بہتی ہوئی تقریروں نے خرمن باطل پر بجلیاں گرادیں، لیکن آج یہ بزم سونی ہے اور خطابت کی وراثت نئے شہسواروں کی منتظر ہے، جو اپنے اسلاف کی طرح پھر بلبل کی طرح چہکیں شیر کی کی طرح گرجیں، بجلیوں ِکی طرح چمکیں، بادلوں کی طرح کڑکیں، اور خطیبوں کا یہ کارواں اجالوں کی تلاش میں نئی نئی منزلوں کو دریافت کرے۔

اسی بلند مقصد کے لئے ہند وپاک کے خطیبوں نے تاریخی نغموں اور زمزموں کو کتابوں میں محفوظ کر دیا ہے، تاکہ جذبات وحوصلہ کا یہ سفر یوں ہی جاری رہے، اور ان راہوں کے نوخیز مسافر ماضی کی لکیروں سے مستقبل کے خوابوں کو سجائیں اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ولولہ انگیز تقریریں ہے، جو نوجوان فاضل مولانا ابو ظفر نعمانی کے افکار وولولہ کا نتیجہ ہے، موصوف نے نو عمر طلبہ کو تقریروں کے زیر وبم سکھلا کر جو قیمتی مواد فراہ کیا ہے، اور عناوین کی شرنگیوں کو جس طرح مختلف گلدستوں میں سجایا ہے، وہ یقیناً نہایت مفید اور منفرد انداز ہے اور اس کے لئے وہ ہم سب کی مبارکباد کے مستحق ہیں، میری دعا ہے کہ مولائے کریم اس کو قبول فرائے اور عزیزم موصوف کے لئے روشن مستقبل کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

والسلام

اسعد قاسم سنبھلی امدادیہ مرادآباد یوپی

۲۴/۵/۲۲ ۱۴ھ

دعائیہ کلمات

حضرت الاستاد مولانا مظاہر حسین صاحب (دامت برکاتہم)
استاذ تفسیر مدرسہ شاہی مراد آباد

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

تحریر و تقریر کو ہر زمانہ میں اظہار مافی الضمیر کے لئے عمدہ ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے لیکن یہ میدان جتنا سہل سمجھا گیا ہے۔ اتنا ہی دشوار گذار بھی مانا گیا ہے اس میدان کے ایک باہمت نو خیز کھلاڑی عزیزم مولوی ابو ظفر نعمانی متعلم دورۂ حدیث شریف دار العلوم دیوبند ہیں عزیزم نے ابتداء ہی اپنی عمدہ تحریر و تقریر سے قلیل سی مدت میں ہی اپنے اساتذۂ کرام کا اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ ماشاءاللہ موصوف نے اپنی تقریروں کا جو گلدستہ تیار کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ قابل اعتماد اندازوں میں سجانے کے لئے کسی جگہ اگر رکھا جائے تو باغ و بہار کی لذت ملے۔ اس مجموعہ کے تیار کرنے میں موصوف نے جو محنت کی ہوگی وہ اس فن سے دلچسپی رکھنے والوں سے مخفی نہیں یہ سنکر مزید مسرت ہوئی کہ اس مجموعہ کے تیاری کے دوران پوری کوشش کی گئی کہ اسباق اور دیگر ضروری معمولات پر فرق نہ پڑے۔ احقر نے عصر حاضر کے تقاضے اور قوم مسلم سے خطاب۔ لیلۃ القدر اور علماء بہار و خدمات علم حدیث کا بالاستیعاب اور دیگر مضامین کا جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے۔ اللہ اپنے فضل سے اس رائی والا محنت کو بہار بنادے۔ اور ابتدائی محنت کو انتہائی محنت کا ذریعہ بنادے۔ قبولیت عامہ

Scanned by CamScanner

وخاصہ مرحمت فرماکر ہم سب کی مغفرت کا ذریعہ بنائے مولف سلمہ، کو اخلاص اور کتاب کو قبولیت سے ہمکنار فرمائے۔ والسلام (آمین)

ابو حذیفہ مظاہر حسین

خادم التدریس جامعہ قاسمیہ

مدرسہ شاہی مراد آباد ۷/۶/۱۴۲۲ھ

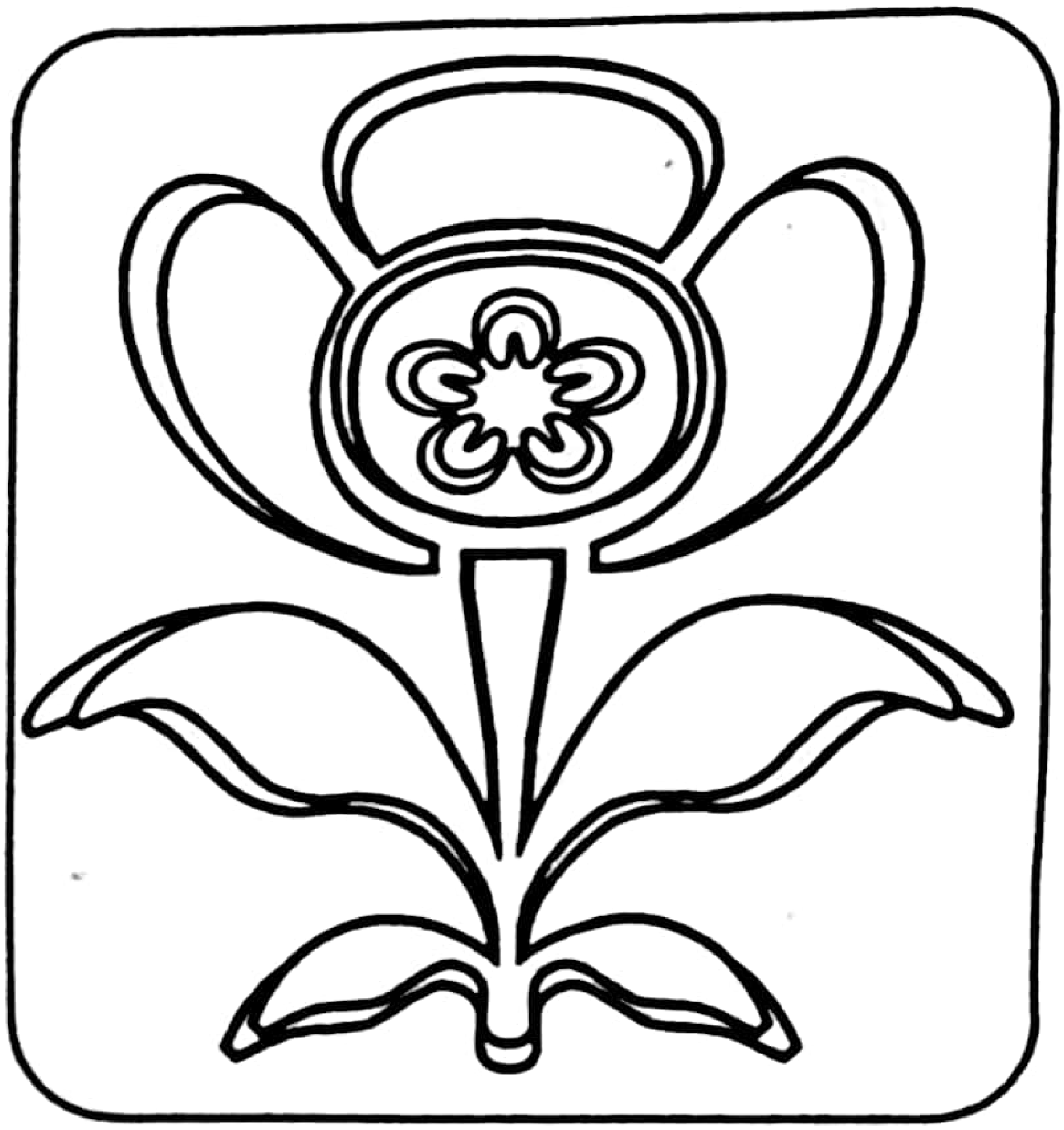

Scanned by CamScanner

ارمغان دل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً : اما بعد

تقریر وخطابت کا اس وقت کیا مقام ہے اسے تو اہل نظر ہی بتائیں گے، پر صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ان کی سحر طرازی ہمارے بربط دل پر نغمہ سنجی کرتی رہی ہے۔ محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے راقم کو چند سالوں سے مختلف مقامات پر ذکی وفہیم اور باشعور لوگوں کے درمیان وعظ وخطابت کے متعدد مواقع نصیب ہوئے، نیز مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی عظیم انجمن مدنی دارالمطالعہ اور ضلعی انجمنوں میں تہذیب الافکار طلبہ دربھنگہ، مدھوبنی سمستی پور سے دو سال کے خصوصی تعلق نے خطابت کے ساتھ خاص لگاؤ پیدا کردیا، انھیں انجمنوں کا فیض ہے کہ اس جیسے نااہل کو چند جملے تحریر کرنے کی جرأت ہوئی گرچہ اپنی کم مائیگی اور علمی بے بضاعتی کا پورا پورا اعتراف ہے لیکن پھر بھی چند تقاریر کا یہ مجموعہ اس امید پر پیش کیا جارہا ہے کہ مدارس اسلامیہ کے نونہالان امت کے لئے خطابت وموعظت کا سامان مہیا ہو جنھیں مستقبل میں قوم کا خادم بننا ہے امت کی قیادت کرنی ہے، ڈوبتی انسانیت کی رہبری کرنی ہے، یوں تو تقریر وخطابت کی مشق وتمرین کے لئے بازار میں کئی ایک قابل قدر کتابیں دستیاب ہیں تاہم یہ مجموعہ نئے اور اچھوتے انداز میں مرتب

Scanned by CamScanner

کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس میں اردو تعبیرات و محاورات کے ساتھ پہلو بہ پہلو انگریزی کے ہلکے پھلکے اور چست حملے بھی دے گئے ہیں جو خطیب کی دلچسپی کا سامان ہونے کے ساتھ سامعین کی توجہ کا بھی باعث ہوگا اور تقریر و خطابت کو ایک نیا رخ دے سکے گا انشاء اللہ تعالی، تقریر و خطابت کے فن کو جس قدر آسان و سہل سمجھا گیا ہے اسی قدر مشکل اور دشوار بھی ہے خطابت درحقیقت عشق حقیقی کو چاہتی ہے قرآن و حدیث کا ایمان افروز مطالعہ چاہتی ہے علم و آگہی اور عشق و معرفت کا تقاضا کرتی ہے، افکار و نظریات کی اعتدال پسندی اور شریعت محمدی کے جلوؤں میں تڑپا ہوا بے چین و بیقراری چاہتی ہے، میں نے اسی ایک جذبے اور اسی حوصلہ کے تحت نونہالان امت ہمدردان ملت اور محبین اسلام کے لئے یہ مجموعہ تیار کیا ہے جو علم کا سرمایہ نہیں تو ایک قیمتی تحفہ ضرور ہے۔

یہ احقر کا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف وسیع رحمتوں والے رب ذوالجلال کی عنایت خاصہ ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اب اخیر میں راقم اس سلسلے میں پیکر خلوص حضرات اساتذۂ کرام جناب حضرت مولانا مفتی اسعد قاسم صاحب سنبھلی استاذ ادب مدرسہ امدادیہ مراد آباد وحضرت مولانا مظاہر حسین صاحب استاذ تفسیر مدرسہ شاہی مراد آباد کا انتہائی شکر گذار ہوں کہ ان اساتذہ نے احقر کی درخواست پر اس مجموعے کے متعدد

Scanned by CamScanner

موضوعات پر نظر کی اور کچھ اصلاح بھی کی اللہ تعالیٰ ان حضرات کے سائے کو تادیر ہمارے اوپر قائم ودائم رکھے (آمین) اور انتہائی ممنون و مشکور ہوں۔ مشفقی و مکرمی جناب مفتی اعجاز ارشد مدھوبنی انفارمیشن ٹیکنیکل دارالعلوم دیوبند، مولوی محبوب فروغ سمستی پوری متعلم تخصص فی الحدیث دارالعلوم دیوبند، اور ان کے علاوہ دیگر احباب و رفقاء کا جن کی کاوش اور توجہات کی وجہ سے مزید آگے کام بڑھانے کی ہمت ہوئی، اور جنھوں نے ان تقاریر میں جلا پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

اور بڑی ہی احسان فراموشی ہوگی اگر اس خوشی میں جناب ماسٹر محمد اسلم صاحب علوی سابق پرنسپل کندریہ ودّیالیہ سنگٹھن نئی دہلی کا تذکرہ نہ کروں جن سے میں نے انگریزی جملے کی تصحیح و تحقیق کے سلسلے میں بارہا مراجعت کی اور انھوں نے میرا بھرپور تعاون کیا، بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ رب ذوالجلال ان محسنین و معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس حقیر جد و جہد کو شرف قبولیت سے نوازے، (آمین) اور بڑی ہی ناحق شناسی ہوگی اگر اس موقع پر اپنے دونوں بڑے برادر مکرم جناب بھائی عمر صاحب و جناب بھائی مصطفیٰ صاحب کا تذکرہ نہ کروں جن کی نگرانی اور توجہات و عنایات کی وجہ سے اس لائق ہوا، اور حصول علم میں کوئی رکاوٹ آڑے نہ آنے دیا جس طرح کی کوئی رکاوٹ آئی اس کا بھرپور دفع کیا اللہ تعالیٰ انھیں صراط مستقیم پر قائم ودائم رکھے (آمین) اور نہ جانے آج مجھے اپنے محبّ و مخلص رفیقِ درس جناب مولانا نظام الدین دھوڑوی فاضلِ دارالعلوم دیوبند کی یاد شکستہ دلوں کو مجروح کر رہی

Scanned by CamScanner

ہے، جو مسرت و شادمانی سے زیادہ میرے دکھ درد میں شریک رہے، اور حافظ طاہر حسین صاحب کا جن کا خاص تعاون حاصل رہا۔ اب اخیر میں اپنی طرف سے ان تمام مخلصین و محبین کا شکر گذار ہوں جنھوں نے اس اہم کام میں اپنا گراں قدر تعاون پیش کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ خاص طور پر مبارکباد اور قابل ذکر مندرجہ ذیل اسماء ہیں:

مولوی حیات اللہ مدھوبنی، مولوی فیاض احمد سیتامڑھی، مولوی اطہر عالم ارریاوی، مولوی اعجاز احمد دربھنگوی، مولوی فیاض احمد دربھنگوی، مولوی شاکر دربھنگوی، اللہ تعالیٰ سبھوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اس حقیر مجموعہ کو شرف قبولیت سے نوازے آمین یارب العالمین۔ اللهم تقبل منا انك انت السميع العليم

ابو ظفر نعمانی دھوڑوی

۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

ہدایتی نوٹ

قارئین! اس تحریر کو ضرور پڑھیں

(۱) دوران تقریر جو انگریزی جملے لائے گئے ہیں یہ ہر مقرر کیلئے نہیں ہے بلکہ ان مقررین کیلئے ہے جو انگریزی تلفظ پر مضبوط قدرت رکھتے ہوں۔

(۲) جو مقرر اس خصوصیت کے مالک نہیں وہ صرف انگریزی جملوں کے ترجمے یاد کریں۔

(۳) ہر انگریزی جملہ کا ترجمہ اگلے مضمون سے مکمل ربط رکھتا ہے۔

Scanned by CamScanner

انتساب

ایشیاء کی عظیم دینی درسگاہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے نام جسکی چھاونی میں رہ کر نوکِ قلم کو حرکت دینے کی سعادت نصیب ہوئی، نیز مدرسہ شاہی مرادآباد کے نام جہاں رہ کر احقر کو کچھ شعورِ آگاہی نصیب ہوئی، اور اپنے مشفق والدین محترمین کے نام جنھوں نے ہمہ تن حصول علم پر توجہ دی اور جن کے دعائے سحرگاہی سے احقر اس لائق ہوا۔

اللہ تعالیٰ انھیں خاتمہ بالخیر کی دولت نصیب فرائے۔ (آمین)

Scanned by CamScanner

عظمت رمضان

اور

قرآن وحدیث

الحمد لله رب العالمين خالق السموات والأرضين، والصلوة والسلام على من كان نبيا وآدم بين الماء والطين اجمل الأجمعين اكمل الاكملين. اما بعد! :

فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم ، بسم الله الرحمن الرحيم.

قال الله تعالىٰ: شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن الآية. صدق الله العظيم.

عن ابى سعيد قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالىٰ يقول الصَّوْمُ لِىْ وَأَنَا أجْزِىْ بِهٖ.
(نسائی شریف ص:۳۰۹، ج:۱)

گرامی قدر سامعین کرام! آج میں جس موضوع کے تحت گفتگو کی جسارت کرنا چاہتا ہوں، اگر اس کے تحت لوگوں کی معلومات کا جائزہ لیا جائے تو یقیناً کچھ کہنے کی ضرورت نہیں البتہ تذکیر ویاد دہانی کے طور پر اگر چند باتیں عرض کردی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور ایک بات دل میں یہ بھی ہے کہ شاید کچھ کہنے سننے سے ہم سب کو عمل کی توفیق مل جائے۔

کیونکہ بسا اوقات دوسروں کو ترغیب دینے سے خود بھی اپنے اندر عمل کا داعیہ پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ملت اسلامیہ کے پاسبانو! رمضان المبارک پوری آب و تاب کے ساتھ مسلمانوں پر سایہ فگن ہونے جارہا ہے، ہر چہار جانب رحمتیں اور برکتیں نظر آرہی ہیں۔ ہر مسلمان کے چہرے پر خوشی و شادمانی کی چمک دمک نظر آرہی ہے گھر گھر رمضان المبارک کی آمد کا استقبال اور تیاریاں عروج پر ہیں۔ مساجد نمازیوں سے آباد ہو کر بھر چکی ہیں، افطار اور سحری کے وقت سے لوگوں کی دعاؤں کی قبولیت نظر آرہی ہے۔ راتوں کو مساجد سے قرآن مقدس کی پرسوز آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ہر طرف نیکیوں کا موسم چھلکتا ہوا نظر آرہا ہے، گویا کہ پورے عالم اسلام میں نیکیوں کا موسم بہار شروع ہو چکا ہے، سال بھر میں غفلت کا مرتکب انسان اس ماہ میں اپنے قلب کی اوور ہالنگ اور سروسنگ کرتا ہوا نظر آرہا ہے، غیر ممالک میں بھی مسلمان اس ماہ کے تقدس واحترام کا مظاہرہ کرتے دیکھے جارہے ہیں، حرمین شریفین میں تو اس ماہ کی برکتوں کا کیا کہنا: مشاہدہ کے مطابق یکم رمضان المبارک سے لے کر تیس رمضان المبارک تک کم از کم ایک کروڑ کے قریب مسلمان عمرہ کی سعادت اور حضور ﷺ پر ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کرنے کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور ستائیسویں شب کو لیلۃ القدر کے حصول کیلئے مسلمانوں کی آہ وزاری اور تضرع والحا سے بیت اللہ شریف گونج رہا ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجلّیات ربانی کے نزول کا ہر مسلمان مشاہدہ کررہا ہے۔

شیخ عبد الرحمٰن السدیسی کی لحن داؤدی سے مزین قرآن نزول وحی کی نظیر پیش کرتا نظر آرہا ہے۔

ملت اسلامیہ کے جانثارو! تو لیجئے اب میں آپ حضرات کے سامنے

فرمودات الٰہی اور ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں اس ماہ کا تقدس اور احترام نیز اس کی اہمیت و فضیلت کو آشکارا کرتا چلوں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت مقدسہ کے اندر ماہ مبارک کی سب سے اہم فضیلت یہ بیان کی کہ ہم نے اس ماہ کو آسمانی صحیفے نازل کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ لہٰذا اٹھایئے آپ تفسیر ابن کثیر جلد اول ص:۲۱۵ پہلے تو آپ علامہ ابن کثیر کے اس قول کو ٹکنالوجی اور ماڈی زبان میں سماعت فرمایئے۔

اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1)THE HOLY SCRIPTURES WERE, REVEALED, ON,HOLY,PROPHET HAZRAT IBRAHEEM (BE PEACE UPON HIM) ON15TH OF RAMZAN-UL- MUBARAK.

(۱) دی ہولی اسکر پچر س ورر یویلڈ آون دی ہولی پروفٹ حضرت ابراہیمؑ (بی پیس اپون ہم) آن ففٹینتھ آف رمضان المبارک۔

(۲) وی ھولی بک تورات واز ریویلڈ اون دی ھولی پروفٹ حضرت موسیٰؑ (بی پیس اپون ہم) آن سکتھ آف رمضان المبارک۔

(3) THE HOLY BLBLE WAS REVEALED ON THE HOLY PROPHET HAZRAT ISA (CAHRIST BE PEACE (UPON HIM ON 13TH RAMZAN -UL-MUBARAK

دی ھولی بائیبل واز ریویلڈ اون دی ہولی پروفٹ حضرت عیسیٰؑ (کرائسٹ) (بی پیس اپون ہیم) اون ترٹینھ رمضان المبارک۔

THE HOLY QURAN WAS REVEALED ON THE LAST AND MOST MAGNI FICIENT PRO PHET

(۴) دی ھولی قرآن واز ریلویڈ اون دی لاسٹ اینڈ موسٹ میگنی فی شینٹ پروفٹ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (پی پیس بوپن ہیم) اون ٹوئنٹی فور تھ رمضان المبارک۔

یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو صحیفہ پندرہ رمضان المبارک کو عطا کیا گیا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو تورات چھ رمضان المبارک کو عطا کی گئی۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل تیرہ رمضان المبارک کو عطا کی گئی۔

سیدنا آقائے مدنی ﷺ کو قرآن چوبیس رمضان المبارک کو عطا کیا گیا۔

ملت اسلامیہ کے غم خوارو! ماہ صیام ایسا مقدس مہینہ ہے جس کی فضیلت و برتری، اہمیت و بڑائی اور عظمت و تقدس کا اللہ پاک نے مختلف انداز میں اعلان کیا...... چنانچہ کہیں تو اس ماہ کی فضیلت و برتری کو بیان کرتے ہوئے انسانوں کی ہدایت کی خاطر براہ راست مخاطب ہو کر اعلان کیا" شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن" کہیں حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنا مقصود ہوا تو اعلان خداوندی ہوا" هدىً للناس وبينٰت من الهدىٰ والفرقان " کہیں تو اس ماہ میں نزول قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی اہمیت و فضیلت اور عظمت و تقدس کا اعلان کیا تو ارشاد ربانی ہوا " إنا أنزلناه في ليلة القدر" کہیں لیلۃ القدر کی قدر و منزلت سے آشنا کرانا ہو تو اعلان باری ہوا" خير من الف شهر " کہیں فرشتوں کی جماعت کا نزول بیان کرنا ہو تو رب ذوالجلال کا ارشاد ہوا" تنزل الملئكة والروح فيها" کہیں اپنے

محبوب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے یہ پیغام نشر کرواکہ ماہ رمضان کو امتیازی شان اور نمایاں مقام عطا کیا تو فرمایا:ان الله تبارك وتعالى يقول "الصوم لي وانا أجزى به الحديث" پھر اخیر میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور رحمت میں مزید اضافہ کرتے ہوئے اعلان خداوندی ہوا" من كل امر سلام هي حتىٰ مطلع الفجر" ساتھ ہی ساتھ بے پایاں اور بے کراں احسان وشفقت کا معاملہ کرتے ہوئے ارشاد ربانی ہوا" فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ"کہ جو شخص تم میں سے اس مہینے میں بیمار پڑ جائے یا حالت سفر میں ہو تو اتنے دن کے روزے توڑ دے اور دوسرے دنوں میں اس کو پورا کرلے۔

(واعظ کہتا ہے)

(1) IT IS INDEED A BLESSING BESTOWED BY ALLAH. (۱)اٹ از انڈیڈ اے بلیسنگ بیسٹوڈ وائی اللہ)

(2) IT IS A GIFT FROM ALLAH. (۲)اٹ از اے گفٹ فروم اللہ)۔

(3) IT IS A BLESSING OF ALLAH ON THE FOLLOWERS OF HAZRAT MUHAMMAD(BEPEAEE UPON HIM) (۳)(اٹ از اے پلسینگ آف اللہ آون دی فالوورس آف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بی پیس اپون ہم)

(۴) اٹ از اے لِونِگ ایویڈینس آف دی لائٹ لائک اسپیڈ آف دی ھولی قرآن) ۔

یعنی..........یہ در حقیقت رحمت خداوندی ہے۔

☆ یہ عطاء خداوندی ہے۔

☆ یہ حضور ﷺ کی امت پر عنایت خداوندی ہے۔

☆ یہ قرآن مقدس کی برق رفتاری کا زندہ ثبوت ہے۔

☆ یہ آسمانی صحیفوں کے نزول کا مہینہ ہے۔

پھر اخیر میں اللہ نے روزے کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا" ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون"۔

سامعین کرام! ان فرمودات الٰہی سے آپ حضرات کو بحسن خوبی یہ اندازہ لگ گیا ہوگا کہ یہ مہینہ کس قدر فضائل و برکات کا حامل ہے۔

☆ یہ وہی مہینہ ہے جس میں عالم انسانیت کو قرآن ملا۔

☆ یہ وہی مہینہ ہے جس میں انسانوں کو ابدی پیغام اور ہدایت کا سرچشمہ ملا

☆ یہ وہی مہینہ ہے جس میں رحمت وشفقت کو موسلا دھار بارش ہوئی۔

☆ یہ وہی مہینہ ہے جس میں رحمت وشفقت کی موسلا دھار بارش ہوئی۔

☆ یہ وہی مہینہ ہے جس میں ابواب جہنم بند کر دیئے گئے اور جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرۃ فرماتے ہیں:

انہ قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار ۔(مؤطاامام مالک ص:۹۷)

یہ وہی مہینہ ہے جس کا سرکار مدینہ ﷺ شدت سے انتظار فرماتے

Scanned by CamScanner

تھے۔اوراس کے کے لئے دوماہ قبل ہی سے تیاری فرماتے تھے زبان مبارک سے بے ساختہ یہ دعا نکلتی "اللهم بارك لنا فی رجبنا و شعبان وبلغنا رمضان" اے اللہ رجب اور شعبان دونوں مہینوں کی برکت ہمیں نصیب فرما اور رمضان تک ہمیں پہونچا۔

امتِ مسلمہ کے جاں نثاروں!اب میں سوچتا ہوں کہ آپ حضرات کے سامنے وہی تقریر سناؤں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے اخیر میں اپنے جانثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے عرض کیا تھا تاکہ سنتِ نبوی بھی ادا ہو جائے اور رمضان المبارک کی اہمیت بھی واضح ہو جائے۔

چناں چہ شعبان کا آخری ہفتہ ہے، جمعہ کا دن ہے، شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرماہیں صحابی رسول پروانے اور عشاق کی طرح نچھاور ہیں۔سیدُالکونین امام الانبیاء خوشخبری دے رہے ہیں کہ تمہارے اوپر ایک پر لطف اور پر بہار مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے،پوری دنیا میں مسلمانوں کی ایک عجیب روحانی کیفیت جگمگاتی ہوئی نظر آرہی ہے،اور کیوں نہ ہوا ایسا کہ میرے آقا خاتم الانبیاء رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے بہت ہی فضیلت بیان کی ہیں۔زبان نبوت سے اعلان ہو رہا ہے "قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ". (مشکوۃ ص: ۱۷۳)

سامعین کرام! تو لیجئے اب میں آپ حضرات کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سناتا چلوں (چنانچہ اٹھایئے آپ مشکوٰۃ شریف

کتاب الصوم ص: ۱۷۳،۱۷۴پر) ایک طویل حدیث ہے جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے آخری دنوں میں ہم اصحاب کرام رضوان اللہ اجمعین سے ایک تفصیلی خطبہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت ہی بڑا مہینہ ہے۔ اس میں ایک شب قدر ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھکر ہے، اللہ نے اس کے روزے کو فرض فرمایا اور اس کی رات (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بتایا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ارشاد فرمایا"وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةَ" یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کا ہے، اس مہینہ میں لوگوں کا رزق بڑھادیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزے دار کو افطار کرائے تو اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے مانند اس کو ثواب دیا جائے گا، مگر اس روزہ دار سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں، یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرائے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ کوئی لسی پلادے اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اَوَّلُهٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَۃٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ" یعنی بعض اللہ کے ایسے نیک بندے ہیں جس کے لئے رمضان کے ابتداء ہی سے رحمت متوجہ ہونے لگتی ہے، اور بعض وہ جو گنہگار ہیں اس کے لئے دوسرے عشرہ میں مغفرت ہوتی ہے۔ اور بعض اس قدر معاصی کا ارتکاب کر چکے ہیں کہ جس کی وجہ سے وہ جہنم کے مستحق ہو چکے ہیں تو اخیر میں دریائے رحمت جوش میں آتی ہے اور ایسے شخص کے متعلق آگ سے نجات کی خوشخبری سنادی جاتی ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام سے بوجھ کو ہلکا کردے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتے ہیں اور آگ سے آزادی کا پروانہ عطا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزوں کی اس مہینے میں کثرت رکھا کرو۔ جس میں دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں کوئی چارہ نہیں۔ جنت طلب کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔ اور دو چیزیں اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہیں یعنی اس ماہ میں کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت رکھا کرو، جو شخص روزہ دار کو روزہ افطار کرائے قیامت کے دن میرے حوض کوثر سے اللہ تعالیٰ ایسا پانی پلائیں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی، اس مہینہ میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہونچ سکتے جس کی طرف غیر رمضان میں پہونچ سکتے ہیں۔ رمضان المبارک کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے صحابہؓ نے

Scanned by CamScanner

عرض کیا یہ شب مغفرت کی شب قدر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے پر مزدوری دی جاتی ہے۔

امت محمدیہ کے غیور فرزندو! اب میں سوچتا ہوں کہ اخیر میں رمضان المبارک کے کورس اور نصاب بیان کردوں تاکہ آپ حضرات اس کورس پر عمل کر کے گناہوں کی مغفرت کرا سکیں۔ تو سماعت فرمایئے اس ماہ کے کورس کو "اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس مہینہ میں تم اپنی مرضی کی ہر ایک چیز چھوڑ دو اور میری مرضی میں فنا ہو جاؤ۔

(1) (DO NOT TAKE MEALS.) (۱) ڈونوٹ ٹیکس میلس۔

(2) DO NOT DRIN K WATER. (۲) ڈونوٹ ڈرنک واٹر۔

(3) DO NOT TELL LIES. (۳) ڈونوٹ ٹیل لائیز۔

(4) DO NOT DO BACK BITTING. ڈونوٹ ڈو بیک بٹنگ

(5) DO NOT STEAL. (۵) ڈونوٹ اسٹیل۔

(6)DO NOT COMMIT RAPE. (٦) ڈونوٹ کمٹ ریپ۔

یعنی، کھانا مت کھاؤ۔ پانی مت پیو، جھوٹ مت بولو، غیبت مت کرو، چوری مت کرو، زنا مت کرو، حالت روزہ مین بیوی سے صحبت نہ کرو، زبان سے ناپسندیدہ کلمات نہ کہو، گویا کہ اپنی مرضی کی ہر ایک چیز چھوڑ دو اور میری مرضی میں فناء ہو جاؤ، یہی عظیم الشان اور کمپلیٹ کورس ہے، یہی مکمل نصاب ہے، جو رمضان المبارک نے ہمیں عطا کیا ہے۔ اگر ہم نے اس کورس پر

Scanned by CamScanner

سو فیصد کامیابی حاصل کرلی، تو ایسے لوگوں کے لئے سرکار مدینہ ﷺ نے کامیاب اور شاندار رزلٹ کی خوشخبری سنائی، چنانچہ جدا الحسن والحسین صادق المصدوق ﷺ کا ارشاد ہوتا ہے "من صام رمضان ایماناواحتسابا غفر لہ ماتقدم من ذنبہ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۳، ص:۲) جس نے رمضان المبارک کے روزے پورے اایمان واحتساب کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ اور جس نے اس کورس پر ناقص اور ادھورے طور پر عمل کیا یعنی وہ شخص روزہ تو رکھتا ہے لیکن منکرات وفواحشات سے نہیں بچتا، روزے کی حالت میں جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے، ٹائم پاس کرنے کے لئے پکچریں دیکھتا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے ایسے شخص کے ثمرے اور نتیجے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا" من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃفی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری، ج:۱ص، ۲۵۵)

ترجمہ: تو مجھے ایسے شخص کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور جس نے اس کورس ونصاب پر بالکل ہی عمل نہیں کیا تو ایسے لوگوں کے ثمرے اور نتیجے کو بیان کرتے ہوئے صاحبِ قاب قوسین تاجدار مدینہ ﷺ نے واضح اعلان کردیا" من افطر یوماً من رمضان من غیر رخصۃ لم یجزہ صیام الدھر "(ابن ماجہ، ص:۱۲۱)

یعنی جو شخص بلا عذر شرعی ایک روزہ بھی قصداً ترک کردے تو چاہے وہ زندگی بھر روزہ رکھتا رہے لیکن رمضان المبارک کے اس روزے کا بدل نہیں بن سکتا۔

Scanned by CamScanner

سامعین کرام! میں نے آپ حضرات کے سامنے ایک حد تک پوری شرح وبسط کے ساتھ فرمودات الٰہی اور ارشاد نبوی کی روشنی میں رمضان المبارک کے اہم مسائل اور اس کے فضائل ومناقب کو بیان کردیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر کہنے سننے سے زیادہ عمل کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ رمضان کے حوالہ سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر

الحمد لله وكفىٰ والصلوة والسلام على سيد الانبياء محمد المصطفىٰ اولى الصدق والصفاء: اما بعد! قال الله تعالىٰ فى القرآ ن المجيد. يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون. وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فى ان يدع طعامه وشرابه. (بخاری شریف جلد نمبر ۱، صفحه ۲۵۵.)

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الكريم.

گرامی قدر سامعین کرام! رمضان المبارک کا مہینہ اپنی بہار ورحمت کے ساتھ ہم پر مسلسل سایہ فگن ہے اللہ کے بہت سے نیک بندے ایسے ہیں جو اس بہار ورحمت سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ کچھ محروم القسمت لوگ اس ماہ میں بھی اپنی کاہلی اور سستی کی وجہ سے اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں اور نہ ہی انہیں کچھ فکر ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

مسلمانو! آج سب سے زیادہ جس چیز کی کمی ہے وہ عملی میدان ہے لوگ حلال و حرام جانتے ہیں اوامر و نواہی، الحاد و بے دینی، کفر و ایمان سے واقف ہیں لیکن عملی میدان میں کورے ہیں ایسے نازک وقت اور ناگفتہ بہ حالات کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو پیار بھرے انداز میں وعظ و تقریر کے ذریعہ سمجھائیں رمضان کی عظمت ان کے سامنے رکھیں جسے سنکر قلب میں عمل کا داعیہ ہو خدا کی محبت اور اس کے ساتھ اپنے تعلق کا جذبہ پیدا ہو قبل اس کے کہ میں آپ حضرات کے سامنے ماہ مقدس کے تقدس و احترام کو اوامر و نواہی کے روشنی میں بیان کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں تلاوت کردہ آیت مقدسہ کی اجمالی وضاحت بھی کرتا چلوں۔

سامعین عظام! آپ کس قدر خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے ایک پیار بھرے انداز سے آپ کو پکارا اور کہا " یا ایھا الذین آمنوا " یہ ایک ایسا پُر لطف اور پُر بہار عنوان ہے جو انتہائی شفقت و محبت سے لبریز ہے یہ عنوان جس سے اللہ نے مسلمانوں کو خطاب فرمایا یہ پیارا عنوان ہے چنانچہ خطاب کے چند طریقے ہیں مثلاً ایک باپ اپنے بیٹے سے کہے اے جابر اے عمر اے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو بیٹا کہہ کر پکارے اے میرے بیٹے ظاہر ہے کہ بیٹا کہہ کر پکارنے میں جو پیار اور محبت و شفقت ہے وہ نام لے کر پکارنے میں نہیں ہے۔

اسی طرح اللہ نے جگہ جگہ اپنے مومن بندے کو قرآن مقدس میں ان الفاظ سے خطاب کیا۔ "یا ایھا الذین آمنو الآیۃ" چونکہ مسلسل صبح

صادق سے لے کر بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرنا نفسانی خواہشات کی تکمیل سے باز رہنا خصوصاً شدید گرمی کے موسم میں بعض انسان پر شاق گذر سکتا تھا اس لئے بڑے پیار بھرے انداز میں خطاب کیا گیا " یاایھا الذین آمنوا" (بحوالہ ندائے منبر و محراب)۔

☆ اے روز ازل سے عہد و پیان باندھنے والو۔

☆ اے احکم الحاکمین کا کلمہ پڑھنے والو۔

☆ اے اپنے خالق و مالک کی خدائی کا اقرار کرنے والو۔

☆ اسی مضمون کو آپ سائنسی زبان میں ملاحظہ فرمایئے۔

اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1) OH THOSE ONES WHO PLEDGED FROM ETRENITY. (اُو، دوز، ونس ہو، پلیجڈ، فروم، ایٹرنیٹی)

(2) OH THOSE ONES WHO RECITE THE CREED OF UNIQUNESS OF ALLAH (ALLOVERKING OF ALLKINGS) اُو دوز ونس ہو ریسائیٹ دی کریٹ آف یونیکنیس آف اللہ (اُدوَرکنگ آف آل کنگس)

لہذا اگر تم اپنے دعوے میں واقعی صادق وامین ہو اور تمہاری محبت واقعی محبت ہے صرف زبانی جمع خرچ نہیں تو ایک محدود وقت کے لئے نفسانی لذتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلو اگر تم شاہد حقیقی کا وصال چاہتے ہو تو اس کی قرب وبقاء کے خواہشمند ہو اس کی نگاہوں میں سرخرو ہونا چاہتے ہو تو تمہیں بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنی ہی پڑیگی اپنی خواہشات سے

Scanned by CamScanner

دست بردار ہونا ہی پڑے گا اور یہ تم سے کوئی لمبے عرصے تک کا مطالبہ نہیں کیا جارہا ہے بلکہ صرف ایک ماہ تک محدود وقت کیلئے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے اور جماع سے باز رہنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے غیبت سے اجتناب کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے روزہ رکھنے کا حکم دیا جارہا ہے منکرات وفواحشات سے بچنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ چنانچہ پروردگار عالم کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے" كتب عليكم الصيام ۔ اور یاد رکھو امت محمدیہ ﷺ کے فرزندو! یہ مطالبہ:

☆ یہ حکم..................

☆ یہ آزمائش...........

☆ یہ امتحان میں...........

تنہا صرف تم مبتلاء نہیں کئے جارہے ہو،

بلکہ پوری تاریخی انسانی میں جس کسی نے بھی تمہاری طرح عہد وپیمان باندھا ہے۔

جس جماعت نے بھی روزِ ازل سے عشق ومحبت کا ثبوت پیش کیا۔

ان سب کو ایسی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا آگے الہ العالمین کے طرف سے اعلان ہوتا ہے" كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون" یہاں ایک نکتے کی طرف بھی اشارہ کرتا چلوں اس آیت کے اندر لفظ کما کے ذریعہ پہلی امتوں کے روزے سے تشبیہ دی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے ہیکہ جس طرح تم پر روزے فرض وواجب ہوئے اسی طرح تم سے پہلی

Scanned by CamScanner

امتوں پر بھی فرض تھے یہ مطلب نہیں ہیکہ جس طرح تم پر تیس ۳۰/ روزے رمضان کے واجب ہوئے ان پر بھی تیس ۳۰/روزے رمضان کے واجب تھے، غرضیکہ روزہ صرف مسلمانوں پر ہی فرض نہیں کیا گیا بلکہ مذہب اسلام سے پہلے جتنے اقوام وملل تھے ان سب پر روزہ فرض تھا چنانچہ پہلے لوگوں کے روزے کو ٹکنالوجی زبان میں ملاحظہ فرمائیے۔

اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1)FASTING.WAS OBLI GATORY. FORJEWS .ALSO(فاسٹنگ واز آبلی گیٹر ی فار جیوز آلسو)

(2)THE CHRISTTANS .WERE ACCUSTOMED TO .FASTING(دی کریسچنز ورا کسٹمڈ ٹو فاسٹنگ)

(3)FASTING IS PRACTICED BYHINDUS ALSO.THEY CALL IT WART.(فاسٹنگ اِز پریکٹیڈ بائی ہندوز آلسو، دے کال اِٹ ورت)

☆ یعنی یہود پر بھی روزہ رکھنا واجب تھا۔

☆ عیسائی بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔

☆ ہندو مذہب میں روزہ ہے جسے وہ برکت کہتے ہیں۔

☆ برہمن سال میں ۲۴/چوبیس روزے رکھتے تھے۔

☆ جینی دھرم میں چالیس ۴۰/ چالیس ۴۰/ دن کا ایک روزہ رکھا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ اسکے علاوہ حضرت موسیٰ نے چالیس ۴۰ روز تک روزے رکھے۔

☆ حضرت دانیالؑ نے تین ہفتے کے روزے رکھے۔

☆ حضرت الیاسؑ نے بھی چالیس دن ورات روزے رکھے۔

☆ حضرت عیسیٰ نے بھی چالیس ۴۰ دن بیابان میں روزے رکھے۔

☆ ان کی امت بھی روزہ دار تھی۔

انسائکلو پیڈیا اور برٹانیکا فاسٹینگ جیسے ہزاروں محققین اور رائٹرس (RIGSTARS) کافر ہونے کے باجود یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں روزہ فرض نہ ہو اس کے علاوہ بائبل کے مختلف مقامات سے اور بھی روزے رکھنا اہل کتاب سے ثابت ہے اس لئے ان میں بھی معدین نصاریٰ میں روزے رکھنے کا دستور ہے ہاں البتہ اب جو یوروپ کا الحاد جوش زن ہے اس کی وجہ سے رسم روزہ نماز عیسائیوں میں سے اٹھ گئی اور دن بدن اٹھتی جاری ہے۔

اسپیکر کہتا ہے۔(خطیب)

(1)MAY THE QUALTIY OF SANCTITY AND PURIT BE EVOLVED. (مے دی کوالیٹی آف سینکٹیٹی اینڈ پیورٹی بی ایوالوڈ۔

(2)MAY THE GLEAM OF SPIRTUALITYBE-EVOLVED IN YOUR .HEART AND,SOUL. (مے دی گلیم آف اسپیری چوئے لٹی بی ایوالوڈ ان یور ہارٹ اینڈ سول۔

یعنی یہ روزہ تمہارے اوپر اس لئے فرض کیا گیا تاکہ تمہارے اندر:

Scanned by CamScanner

☆ تقوی وطہارت کی صفت پیدا ہو۔

☆ نورانیت قلبی کی صفت پیدا ہو۔

☆ نصرت انسانیت کی صفت پیدا ہو۔

☆ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی صفت پیدا ہو۔

☆ ضلالت و گمراہی سے حفاظت ہو۔

☆ تاریکی و ظلمات سے حفاظت ہو۔

☆ معاصی و منکرات سے حفاظت ہو۔

☆ فسق و فجور سے حفاظت ہو۔

اسی کو اصطلاح شرع میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہتے ہیں غرضیکہ اس صورت میں قدرتی طور پر انسانی تہذیب و تربیت کے دو عمل قرار پاتے ہیں ایک امر اور ایک نہی یعنی ایک حصہ ماموراِت کا ہے جس کے کرنے کا حکم کیا گیا ہے اور ایک حصہ منہیات کا ہے جن سے باز رہنے کا اسے پابند کیا گیا ہے یہیں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغی اصطلاح مل جاتی ہے چنانچہ قرآن مقدس میں جا بجا اس کی تاکید کی گئی کہیں اس کا امر کیا تو ارشاد خداوندی ہوا:

وأمر بالمعروف وانه عن المنكر ۔ کہیں امت کی رفعت و بلندی انہی امر بالمروف اور نہی عن المنکر کو قرار دیا گیا۔

تو ارشاد باری ہوا: المؤمنون والمؤمنات يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر"

کہیں امت محمدیہ کو عدل وانصاف اور امان کا حکم دیا گیا۔

منکرات وفواحشات سے روکا گیا تو ارشاد حقانی ہوا۔

ان الله يأمر باالعدل والاحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر۔

کہیں امت محمد ﷺ کو پوری شریعت سے آشنا کراتا ہوا تو ارشاد الٰہی ہوا۔

"ولا تعاونوا على الاثم والعدوان"

غرضیکہ پوری شریعت کے نظام کو ان دو معجزانہ جملے میں بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ انسان کے اندر گناہ وعدوان کا مادہ ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ اس کا مرتکب ہو سکے اور اگر یہ مادہ ہی نہ ہو تو کبھی بھی انسان گناہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا ایسی صورت میں انسان کو یہ حکم دیا جاتا کہ خبردار گناہ مت کرو لغو اور لایعنی ہوتا۔

سامعین کرام! جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ پوری شریعت کا خلاصہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں منحصر ہے تو اس مناسبت سے ضروری سمجھتا ہوں کہ رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے کی اوامر ونواہی کو بھی بیان کرتا چلوں۔ چنانچہ اس ماہ مبارک کے کچھ اعمال وافعال تو وہ ہیں جن کا تعلق اوامر سے ہے اور کچھ اعمال وافعال وہ ہیں جن کا تعلق نواہی سے ہے غرضیکہ ہلال رمضان نظر آتے ہی حکم خداوندی ہوتا ہے کہ تم لوگ اول شب ہی سے اس ماہ کا افتتاح دو چیز سے کیا کرو جو اعمال امر بالمعروف کی جان ہیں یعنی تلاوت کلام اللہ اور نماز تراویح اور یہی وہ

Scanned by CamScanner

دو چیز ہیں جس سے انسانی نفس کو قرب خداوندی اور لذت وصال کی دولت میسر ہوتی ہے اسی طرح حکم خداوندی ہوتا ہے۔

☆ کہ تم دن بھر روزے سے رہا کرو۔

☆ پنج گانہ نماز کا اہتمام کیا کرو۔

☆ ذکرواذکار نفل وعبادات وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہا کرو۔

☆ استغفار کی کثرت سے تلقین کیا کرو۔

یہ ہے امر بالمعروف کا بجالانا اور وہ اعمال وافعال جن سے ہمیں روکا گیا وہ یہ ہے کہ:

☆ تم دن میں کھانا چھوڑ دو۔

☆ پینا چھوڑ دو۔

☆ نفسانی خواہشات کی تکمیل سے باز رہو۔

☆ جھوٹ مت بولو۔

☆ غیبت مت کرو

☆ بدنگاہی سے بچو۔

☆ ٹائم پاس کرنے کے لئے گندی پکچریں نہ دیکھو۔

ورنہ "من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه" کے وعید کا حقیقی مصداق بن جاؤ گے۔

معزز سامعین کرام! رمضان المبارک کے یہ چند ایام اس شان سے پورے ہو جاتے ہیں کہ اس کے دن اور راتین امر بالمعروف اور

Scanned by CamScanner

نہی عن المنکر میں گذر جاتے ہیں تو ہلال عید مسرت بخش پیغام لے کر فضاء آسمانی میں نمودار ہوتا ہے اور اپنی نورانی کرنوں سے امت محمدیہ کو مبارکبادی پیش کرتا ہے کہ تم کامیاب ہوئے اور منزل تک پہونچ گئے معلوم یہ ہوا کہ عید دراصل رمضان کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک عملی شکریہ ہے جو بندوں کی جانب سے بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس شکریے پر حسب وعدہ اعلان خداوندی ہوتا ہے " لئن شکرتم لا زیدنکم " اگر تم شکر گذار ہو گے تو تمہاری نعمت میں اضافہ کروں گا یعنی شوال کے چھ روزوں کا اضافہ کیا جاتا ہے جنہیں رمضان تو نہیں تتمہ رمضان کہا جائے گا اس لئے روزے کا ایک ماہ پورا کرا کر اور درمیان میں ایک دن خوشی و مسرت اور کھانے پینے کی اجازت دے کر چھ روزے اور دیئے گئے اور وہ بھی غایت درجہ کی رحمت سے اختیاری دیئے گئے جن میں کوئی جبر واکراہ نہیں تاکہ بندوں پر گراں بھی نہ ہو اور خدا کی طرف سے اس شکر گذاری پر حسب قانون الٰہی زیادت نعمت کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔

محبان اسلام و عزیزان ملت ! آپ غور کریں تو معلوم ہو گا کہ رمضان میں عبادت کا یہ جمع شدہ ذخیرہ رمضان ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ سال بھر یہی ذخیرہ توفیق و برکات کا کام دیتا ہے اگر یہ ذخیرہ اس ماہ میں جمع نہ ہوتا تو پورا سال عبادت کی لذتوں سے بیگانگی اور برکات باطنی سے محرومی میں بسر ہوتا اسی کو حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیبؒ صاحب نور اللہ مرقدہ نے بڑے ہی نرالے انداز میں بیان فرمایا کہ اس ماہ مبارک

کے افعال و تروک میں کچھ ایسی مناسبتیں رکھی گئی ہیں جو برکۃً ہی نہیں بلکہ عدداً بھی پورے سال پر پھیلے ہوئے ہیں جو صرف تبرکاً ہی نہیں گنتی اور شمار کے اعتبار سے بھی ایک لطیف معنی رکھتے ہیں اور اس ماہ کی ایک اکائی دوسرے مہینوں کی دہائیوں کے برابر شمار کی جاتی ہے جیسا کہ خود تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادّىٰ فريضة فيما سواه) غرضیکہ حضرت قاری طیبؒ نے فرمایا کہ ماہِ رمضان کے دنوں کو دیکھئے تو ان میں تیس روزے رکھے گئے ہیں اور پروردگار کی بخشش بیکراں نے ایک نیکی کو دس نیکی کے برابر شمار کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" اس اصول پر رمضان کے تیس روزے تین سو ہو جاتے ہیں اور عید کے بعد چھ روزے وہ رمضان کے ساتھ ملائے گئے تو رمضان کے اصل اور ملحقہ روزوں کا مجموعہ بھی وہی تین سو ساٹھ ہو جاتا ہے جو سال کے دنوں کی تعداد ہے چنانچہ رمضان کے یہ اصل اور توابع روزے سال کے تمام روزے رکھنے والے بن کر صائم الدھر بن جاتے ہیں اسی کو شہنشاہ کونین تاجدار مدینہؐ نے یوں بیان فرمایا" من صام رمضان ثم اتبعه ستاً من شوال كان كصيام الدهر. (مسلم شریف ص:۳۶۹،ج:۱)

جس نے رمضان کے پورے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے ان کے ساتھ اور ملائے تو یہ عمر بھر روزے رکھنے کے مانند ہے اس

سے معلوم ہوا کہ رمضان ہی کی طاعتوں اور مغفرتوں کا فیض منتشر ہو کر سال بھر تک چلتا رہتا ہے۔ رمضان کے روزوں کا یہ فیض نہ صرف برکتاً اثراً بلکہ عدداً بھی پورے سال پر چھایا ہوا رہتا ہے۔

بزرگان محترم! میں نے آپ حضرات کے سامنے رمضان المبارک کے ضروری امور اور فضائل و مناقب بہت حد تک بیان کر دیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مہینے کے انوار و برکات سے مالا مال فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیلۃ القدر

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم.

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید: انا انزلنا ہ فی لیلۃ القدر. صدق اللہ العظیم.

☆ دعوی عشق محمد تو سبھی کرتے ہیں۔

☆ کوئی نکلے تو سہی رنج اٹھانے والا۔

☆ گرامی قدر سامعین کرام:

آج اس ماہ مبارک کے مہتم بالشان دن اور عظمت ورفعت والی ساعت میں میں نے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے اگر اس کے فضائل وخصوصیات کا احاطہ کیا جائے تو تقریر و تحریر اس کے لئے ناکافی ثابت ہوگی دعاء کیجئے کہ اللہ رب العزت اس مختصر سے وقت میں شرح صدر کے ساتھ صحیح بات کہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرات سامعین! آج میں جس مقدس رات کی حقیقت کو آشکارہ کرنا چاہتا ہوں وہ ایسی رات ہے جس میں رحمت کے دہانے کھول دیئے جاتے ہیں یہ رات سراپا نجات و مغفرت سے لبریز ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ یہ وہی مقدس رات ہے

☆ یہ وہی عظمت ورفعت والی رات ہے۔

☆ یہ وہی حسین وجمیل رات ہے۔

☆ جس میں تجلیات ربانی کا کثرت سے ورود ہوتا ہے۔

☆ جس میں جنت اور اس کی حوریں بے ساختہ پکار اٹھتی ہیں۔

☆ جس میں آسمانوں میں فرشتوں کی دھوم مچی ہوئی ہے

چنانچہ جنت کی حوریں یہ صدا لگاتی ہیں کہ اے جنت کے داروغہ یہ کیسی معزز رات ہے یہ کیسی عظمت وتقدس کی حامل رات ہے۔

کہ آسمانوں میں فرشتوں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

جس میں جبرئیل ومیکائیل اسرافیل وعزرائیل بحکم خداوندی ساتوں آسمانوں میں گردش کرتے ہیں اور تمام آسمانوں سے ایسے صاحب اخلاق فرشتوں کو جمع کرتے ہیں جو انتہادرجہ خلیق اور حلیم المزاج ہوتے ہیں انکو لے کر اسی رات میں بندگانِ خدا کی زیارت کیلئے زمین پر تشریف لاتے ہیں جنت کا داروغہ جواب دیتا ہے یہ وہی رات ہے جس میں ستر ہزار مقرب فرشتے اس روئے زمین پر اترتے ہیں اور تمام مومنین سے سلام کرتے ہیں جو بندۂ خدا عبادت وریاضت میں مشغول ہوتا ہے اس کو اللہ کا سلام پہونچاتے ہیں غرضیکہ یہ رات اس قدر بارونق اور بابرکت نظر آتی ہے کہ حوریں بھی رشک کرتی ہیں اور اسی رات میں حوروں کو اپنے خاوند کی زیارت کا موقع فراہم ہوتا ہے۔

قابل قدر سامعین کرام! آپ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ

Scanned by CamScanner

تعالیٰ نے جس طرح تمام نبیوں میں شہنشاہ کونین تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتوں میں سیدنا جبرئیل کو صحابہ میں سیدنا ابو بکرؓ کو اماموں میں حضرت ابو حنیفہؒ کو اور ولیوں میں غوث اعظم کو فضیلت بخشی اور ان کا مقام و مرتبہ بلند کیا اور عزت و عظمت محبوبیت و مقبولیت میں سرِیہ پر پہو نچادیا اسی طرح تمام مہینوں میں رمضان المبارک کو تمام دنوں میں جمعہ کو تمام راتوں میں شب قدر کو فضیلت بخشی اور ان کا مقام و مرتبہ بلند کیا۔

اسپیکر کہتا ہے!

(1)THE ANGELS ARE MANYBUT GABRAEL ISTHE LEADER OF ALL ANGELS.

(دی اِنجلس آر، مینی بٹ جبرئیل اِز دی لیڈر آف آل اِنجلس۔)

(2)HE PRORHETS ARE MANY BUT HAZRAT MUHAMMAD (BEPEACEUPONHIM)IS THE LEADER OF ALL PRORHETS,

دی پھر وفٹس آر مینی بٹ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بی پسیس اپون ہم) اِز دی لیڈر آف آل پروفٹس۔

(3) THE ....

دی ریو رینڈ کمپینیس آر منی بٹ حضرت ابو بکرؓ اِز دی لیڈر آف آل کمپینیس ۔

دی اِمامس آر مینی بٹ حضرت ابو حنیفہؒ اِز دی لیڈر آف آل اِمامس۔

Scanned by CamScanner

☆ یعنی ملائکہ تو بہت ہیں لیکن جبرئیل سید الملائکہ ہیں۔

☆ انبیاء تو بہت ہیں لیکن حضورؐ سید الانبیاء ہیں۔

☆ صحابہ تو بہت ہیں لیکن ابو بکرؓ سید الصحابہ ہیں۔

☆ امام تو بہت ہیں لیکن امام ابو حنیفہ تمام اماموں کے سردار ہیں۔

☆ ایام تو بہت ہیں لیکن جمعہ سید الایام ہے۔

☆ مہینے تو بہت ہیں لیکن رمضان سید الشہور ہے۔

اسی طرح شب تو بہت ہیں لیکن شب قدر تمام راتوں کی سردار ہے۔

شیدائیانِ اسلام! یہی وجہ ہیکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان راتوں میں عبادت میں وہ مجاہدہ کیا کرتے تھے جو اور راتوں میں نہیں کرتے چنانچہ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یجتهد فی العشر الاواخر مالا یجتهد فی غیر ها" (ترمذی شریف ج:۱، ص:۱۶۴)

یہی وہ مقدس رات ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شب بیداری کا اہتمام فرماتے اور گھر والوں کو اس کا حکم دیتے یہی وہ رات ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالمؐ نے خصوصیت کے ساتھ ارشاد فرمایا " التمسوا ها فی العشر الاواخر فی کل وتر" کہ شب قدر کو عشرہ اخیر کی طاق راتوں میں تلاش کرو یہ وہ معزز رات ہے جس کی عظمت ورفعت بیان کرتے ہوئے آقاء نامدار مدنی تاجدار ﷺ نے فرمایا" فی لیلة القدر انها لیلة احدی وعشرین ولیلة ثلاث وعشرین وخمس وعشرین وسبع وعشرین وتسع وعشرین و آخر لیلة من رمضان

"(ترمذی شریف ج:۱، ص:۱۶۴) یہی وہ مقدس رات ہے جس میں حضور ﷺ عبادت کیلئے خصوصیت کے ساتھ اپنی کمر کو کس لیتے مزید اس رات کی قدر و منزلت بیان کرتے ہوئے تاجدار کونینؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس رات میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے گا اور شب بیداری کا اہتمام کرے گا اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دے گا تو اس کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہیکہ "من قام فی لیلة القدر غفر له ماتقدم من ذنبه. الحدیث" جو لیلۃ القدر میں عبادت گذار ہو تو اللہ اپنے ایسے صالح بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں اس رات کی عظیم المرتبت اور رفیع الدرجات ہونیکا خود رب ارض و سماں نے ان الفاظ میں اعلان کیا: انا انزلناه فی لیلةمبارکة(القرآن) یقیناً اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے قرآن مقدس کو مبارک رات میں اتارا یہی وہ عظیم الشان رات ہے جس میں ایک ایسی مقدس کتاب نازل کی گئی جو امراضِ انسانی کیلئے شفاء اور نسخہ کیمیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے "وننزّل من القرآن ماهو شفاء ورحمة للمومنین (القرآن)"

اس رات میں ایک ایسی کتاب نازل کی گئی:

☆ جو انسانوں کیلئے میزانِ عمل ہے۔

☆ جو انسانوں کیلئے میزانِ عدل ہے۔

☆ جو انسانوں کیلئے میزان حیات ہے۔

☆ جو انسانوں کیلئے مشکلات کا حل ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ جو انسانوں کیلئے رہنمائے زند گی ہے۔

☆ جو انسانوں کیلئے جنت کی کلید ہے۔

☆ جوانسانوں کے انفرادی واجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔

چنانچہ اس مضمون کو ٹکنالوجی زبان میں ملاحظہ فرمایئے۔

وچ ازدی ایسیس مینٹ آف دی ڈیڈس آف ہیو منس

(1)WHICH IS THE ASSESS MENT OF THE DEEDS OF HUMANS

(2) WHICH IS THE ASSESSMENT OF HUMAN DEEDS.

وِچ ازدی ایسیس مینٹ آف دی ڈیڈس آف ہیومنس۔

(3) OF HUMANA LIFE.

وچ اِزدی ریٹرا سپیکشن آف ہیومن لائف۔

سامعین کرام ! آخر کہاں تک شمار کرایاجائے اس رات کی قدر ومنزلت اورر فعت وبلندی کی حقیقت کوایک مرتبہ محسنِ انسانیت جناب صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانثار صحابہ کے درمیان تقریر فرمارہے تھے جسمیں آپ ﷺ نے قوم بنی اسرائیل کے چارایسے اشخاص کا تذکرہ کیاجو مسلسل اسی اسی برس تک عبادت الٰہی میں مشغول رہے حضرات صحابہ کرام نے جب یہ قابل رشک تذکرہ سناتوانتہائی متعجب ہوئے چہرۂ مبارک کی کھلتی ہوئی کلیاں مرجھا گئیں چہرہ سے مایوسی کے آثار نمایاں ہونے لگے،دل

Scanned by CamScanner

پژمردہ ہو گیا کیفیت مضطرب ہو گئی چنانچہ اسی حالت میں خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے اور باب نبوت کی کنڈیاں کھٹکھٹائیں صاحب وحی سے فریاد رساں ہوئے اور صحابہ کرام کے اس اضطرابی کیفیت کو دیکھ کر رحمت خداوندی جوش میں آئی سید الملائکہ سے حکم ہوا چنانچہ اسی دوران حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہی سے تشریف لاتے اور اپنے پیارے نبی کو یہ خوشخبری سنائی" انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" اسی وقت پوری سورۃ نازل ہوئی آپ ﷺ نے اپنے جانثار صحابہ کو یہ مبارکبادی اور تحیہ پیش کیا اور فرمایا لو یہ تحفہ قبول کرو لہذا اگر پوری رات کی عبات کا حساب لگایا جائے تو اس ایک رات کی عبادت کا اجر ثواب تیس ہزار دن تیس ہزار رات کی عبادت کے برابر ہوتا ہے غرضیکہ صحابہ کرام کی اضطرابی کیفیت ختم ہوئی چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہونے لگے پژمردہ دل گلاب کی طرح کھیل گئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے کہ ایک رات کی عبادت سے تیس ہزار رات کی برابر عبادت کرنے کا ثواب مل جائے۔

معزز سامعین! یہ ایک ایسی عظیم الشان دولت ہے جس سے صرف امت محمدیہ کو سرفراز کیا گیا اور اس رات کی رفعت وبلندی کا کیا پوچھنا یہ وہی مقدس رات ہے جس میں عرش الٰہی سے چار معزز جھنڈوں کا نزول ہوتا ہے۔

☆ پہلا جھنڈا الحمد کا جو زمین و آسمان کے درمیان گاڑ دیا جاتا ہے

☆ دوسرا جھنڈا مغفرت کا جو سید الثقلین کے روضہ اطہر پر گاڑ دیا جاتا ہے

Scanned by CamScanner

☆ تیسرا جھنڈا اکرم کا جو صخرۂ بیت المقدس پر نصب کیا جاتا ہے۔

☆ اور چوتھا جھنڈا رحمت کا جو کعبہ کی چھت پر لہرا رہا ہوتا ہے۔

اس کے بعد تمام ملائکہ علیہم السلام روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں اور پھر ہر اس گھر میں پہونچتے ہیں جہاں عبادت میں مشغول کسی بھی مسلمان مرد اور عورت کو جاگتا پاتے ہیں فرشتے اسے سلام کرتے ہیں اور جو کوئی بندہ عبادت میں مصروف ہوتا ہے اسے جبرئیل اللہ کا سلام پہونچاتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں جب صبح صادق ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل اس جھنڈے کے قریب آتے ہیں جو ارض وسماء کے درمیان معلق رہتا ہے وہاں آکر حضرت جبرئیل الرحیل کی ایک صدا لگاتے ہیں جسے سنکر روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام فرشتے ایک آن میں سمٹ آتے ہیں اور چاروں نشان کو اکھاڑ کر لشکر آسمان کی راہ لیتے ہیں۔

واعظ کہتا ہے۔

(1)THE STAR OF YOUR FORTUNE WILL APPEAR GLITTERING BEFORE THE BREAK OF DAWN"

(دی اسٹار آف یور فارچون وِل اپیر گلیٹر یںگ بی فور دی بریک آف ڈان)۔

(2)YOUR RECORD OF DEEDS WILL APPEAR TOBE AMMENDED BY INTER CHANGING YOUR EVIL DEEDS WITH THE VIRTUOUS DEEDS BE- FORE THE BREAKOF DAWN

Scanned by CamScanner

(یور رِیکارڈ آف ڈیڈس وِل اپیر ٹو بی امینڈیڈ بائی انٹر چینجنگ یور ایول ڈیڈس وِدھ دی ورچوُس ڈیڈس بی فور بریک آف ڈان)

یعنی طلوع فجر سے پہلے تمہاری قسمت کا ستارہ جگمگا تا دکھائی دے گا:

☆ تمہارے نامہ اعمال برائیوں سے مٹا کر نیکیوں میں تبدیل ہو تا دیکھائی دیگا۔

☆ تمہارا دل روشن ہو تا دکھائی دی گا۔

☆ تمہاری آرزوئیں پوری ہوتی دیکھائی دیں گی۔

☆ تمہیں اپنے گناہوں کی مغفرت ہوتی دکھائی دے گی۔

لہذا ہمیں چاہیئے کہ اس رات خود بھی عبادت کا اہتمام کریں اور گھر والوں کو بھی خصوصیت سے اہتمام کی ترغیب دیں۔

سامعین کرام! میں نے ایک حد تک آپ کے سامنے قرآن وحدیث کی روشنی میں فضائل شب قدر بیان کر دیئے۔

دعاء کریں کہ اللہ رب العزت تمام امت مسلمہ کو اس رات کے انوار وبرکات سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمایئے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العا مین.

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الفطر
انعام خداوندی کا ایک انمول نمونہ

الحمد لله عدد خلقه وزنـة عرشه ورضى نفسه والصلوة والسلام علٰے صفوة رسوله وعلٰے عباده الذى اصطفىٰ.

امابعـد .فاعوذ با لله من الشيطان الرجيم ، بسم الله الرحمن الرحيم، قال الله تعالىٰ فى القرآن المجيد ولتكبرو الله علٰے ما هدٰكم ولعلكم تشكرون.

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل قوم عيدا وهذا عيد نا(بخاری جلد اول ص:۱۳۰)صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الكريم .

لو چل چلا پیارا مہینہ رمضان کا
اب سناؤں کوئی مژدہ عید کا
جوش میں دریا ہے رحمت کا میرا
اپنے مزدوروں کو دوں میں آج کیا

بادۂ توحید کے متوالو !اپنے دلی جذبات اور خوشی و مسرت کا

اظہار انسان کا ایک فطری جذبہ ہے جو ہر دھرم اور ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔

چنانچہ کہیں تو ناچ گانے کی شکل میں موجود ہے۔

☆ پٹاخے کی شکل میں موجود ہے۔

☆ آتش بازی کی شکل میں موجود ہے۔

☆ پتنگ اڑانے کی شکل میں موجود ہے۔

☆ میلے اور ٹھیلے کی شکل میں موجود ہے۔

☆ محفل آرائی کی شکل میں موجود ہے۔

☆ بزم پروری کی شکل میں موجود ہے۔

غرضیکہ یہ انسان گانے ترانے گا کر پٹاخے داغ کر آتش بازی اپنا کر پتنگ اڑا کر اپنے اس جذبے کی تسکین کا سامان کرتا ہے لیکن ظاہر ہیکہ یہ تمام طریقے خرافات وواہیات کے ہیں جس میں کھیل کود اور تماشے کے علاوہ کچھ نہیں اسلام نے بھی انسان کے اس فطری جذبے کی رعایت کی ہے اور اس کے لئے سال میں دو دن مقرر کیے ہیں جس دن ہر مسلمان اپنے پاس موجود عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن کر کے خوشبوؤں سے معطر ہو کر اللہ کی عظمت و تقدس کے گن گاتے ہوئے خوشی و مسرت کے نغمات گنگناتے ہوئے اور فرحت و شادمانی کے شانوں پر سوار ہو کر عید گاہ حاضر ہوتا ہے اور اپنے رب کے حضور دوگانہ نماز ادا کرتا ہے، اپنے گناہوں سے معافی چاہتا ہے اور اس عظیم قدرت والے خدا سے دین و دنیا کی بھلائی

Scanned by CamScanner

طلب کرتا ہے یہ یادگار اور اہم دن عید کا دن کہلاتا ہے۔

شمع رسالت کے پروانو!

☆ ہر طرف خوشیوں کی شہنائیاں بج رہی ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ ہر چہرہ شاداں و فرحاں ہے کہ آج عید ہے۔

☆ ہر دل مسکرا رہا ہے کہ آج عید ہے۔

☆ لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادی پیش کر رہے ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ آپس میں گلے مل جا رہے ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ بوڑھے صبح سویرے تڑکے میں غسل کر رہے ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ جوان خوش ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ بچے خوشی سے جھوم رہے ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ عورتیں آرائش و زیبائش میں مشغول ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ لوگ نئے کپڑوں میں ملبوس ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ گھر گھر چولہوں سے دھواں اٹھ رہا ہے کہ آج عید ہے۔

☆ خوشی و مسرت نغمے اور فرحت انبساط کے ترانے گنگناتے ہوئے لوگ عید گاہ کی طرف جا رہے ہیں کہ آج عید ہے۔

☆ راستے اور سڑکوں پر چہل پہل ہے کہ آج عید ہے۔

☆ عید گاہ خوشبوؤں سے معطر اور فضاء تکبیروں سے معمور ہے کہ آج عید ہے۔

اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ عید کی مناسبت سے ہمارے اور آپ

کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عید کا تذکرہ کروں کہ ایک بار شہنشاہ کونین تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ راستے میں دیکھا کہ ایک غبار آلود چہرے کا بچہ ہے جس کو نئے کپڑے تو کیا دھلے ہوئے بھی میسر نہیں پھٹے پرانے کپڑے میں ملبوس ہے آنکھوں سے آنسوؤں کے فوارے جاری ہیں دل سے غربت وافلاس کا دھواں اٹھ رہا ہے۔ سید الثقلین تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو رحمت بھرے ہاتھوں میں تھام لیتے ہیں اور دریافت فرماتے ہیں کہ صاحبزادے تم کیوں رو رہے ہو تمہاری آنکھیں ساون کے بادلوں کی طرح کیوں برس رہی ہیں بچے کو معلوم نہ تھا کہ یہ وہی ذات مقدس ہے جن کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے بچہ نہیں جانتا تھا کہ یہ وہی ہستی ہے جن کی انگشت ناز کے اشارے سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا بچے کو معلوم نہ تھا کہ سنگریزے بھی ان کے سامنے کلمہ پڑھتے ہیں۔ بچے نے کہا:

☆ مجھے چھوڑ دیجئے۔

☆ میں رو رہا ہوں رونے دیجئے۔

☆ میں آنسو بہا رہا ہوں بہانے دیجئے۔

بچے نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں شہید کر دیئے گئے میری ماں نے دوسری شادی کر لی اس کے ظالم شوہر نے مجھے گھر سے نکال دیا میرے پاس کوئی سر و سامان نہیں جس سے میں اپنی ضروریات پوری کر سکوں لیکن جب میں نے آج چند بچوں

کو دیکھا جن کے سروں پر ان کے والد کا دست شفقت پھر رہا ہے تو مجھے ابا حضور کی محبت کا چھلکتا ہوا ساغر یاد آگیا جس نے مجھے بے چینی و بے قراری میں مبتلاء کر دیا ہے بس یہی وجہ ہے کہ آج میں رو رہا ہوں شہنشاہ کونین تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صاحبزادے:

کیا تجھے اس بات پر خوشی نہ ہوگی کہ سید الکونین امام الانبیاء تمہارے باپ بن جائیں۔

☆ امہات المومنین سیدہ عائشہ تمہاری ماں بن جائیں۔

☆ حسن و حسین تمہارے بھائی بن جائیں۔

☆ حضرت فاطمہ تیری بہن بن جائے۔

☆ مدینۃ العلم حضرت علی تمہارے چچا بن جائیں۔

بچے نے جب یہ سنا تو دل کی دنیا بدل گئی، پژمردہ دل گلاب کی طرح کھل گیا اور بے ساختہ زبان پر یہ کلمہ جاری ہو گیا۔" کیف لا ارضی یانبی اللہ" اے وہ رحمت والے آقا جن کے بارے میں قرآن نے " لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ " کہا جن کے بارے میں قرآن نے "حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم" کا اعلان کیا۔ جن کے بارے میں قرآن نے "وما ارسلنك الا رحمة للعالمین" کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ جس ذات اقدس کو قرآن نے ایسے ایسے نفیس ترین القاب سے خطاب کیا میں ان سے کیسے نہ راضی ہوں یقیناً جب آپ مل گئے تو دونوں جہاں کی دولت مل گئی جب آپ مل گئے تو ساری

Scanned by CamScanner

کائنات مل گئی چنانچہ تاجدار مدینہ اس بچے کو رحمت بھرے ہاتھ میں تھام لیتے ہیں اور گھر واپس ہو جاتے ہیں، حضرت فاطمہ کو حکم دیا جاتا کہ اس بچے کو غسل دو اور نئے کپڑے میں ملبوس کرو چنانچہ آپؑ کے حکم کے مطابق اس بچے کو عمدہ لباس سے سنوارا جاتا ہے پھر سرکار مدینہ اس بچے کو ساتھ لے کر نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

سامعین کرام! یہ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے یتیموں غریبوں اور ناداروں کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی کا برتاؤ، چنانچہ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کی زبردست ترغیبیں دی ہیں اور اس کا خاص اہتمام فرمایا ہے لہذا آپ اٹھایئے مسلم شریف جلد نمبر ا ص: ۳۱۷۔ زبان نبوت سے اعلان کرایا جاتا ہے " فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان علی کل نفسٍ من المسلمین حرٍ او عبدٍ رجل او امرأۃ صغیرٍ او کبیرٍ صاعاً من تمرٍ او صاعاً من شعیرٍ او کما قال علی السلام!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر مسلمانوں میں سے ہر ایک پر خواہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا سب پر فرض ہے خواہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہی کیوں نہ ہو اور مسلم شریف صفحہ ۳۱۸ کی دوسری روایت ہے۔" ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ" تم لوگ نماز عید ادا کرنے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے

غریبوں محتاجوں کی کس قدر فکر تھی آج بھی اگر دنیا اونچ نیچ میں معاشی انصاف لانا چاہتی ہے تو اسے اسلام کے عادلانہ نظام کی طرف رُخ کرنا ہوگا:

☆ اسلام کی حقانیت وصداقت کو پرکھنا ہوگا۔

☆ اسلام کی حلاوت کو محسوس کرنا ہوگا۔

☆ اسلام کے حاکمانہ فیصلے پر عمل کرنا ہوگا۔

☆ اسلام کے اعتدال کو اختیار کرنا ہوگا۔

☆ اسلام کی حقیقت کو سمجھنا ہوگا۔

اسلام کے غیور فرزندو! دنیا میں بہت سارے ملل ومذاہب ہیں لیکن ان کے تہواروں میں غریبوں کا کوئی حصہ نہیں یہ صرف اور صرف اسلام ہے جس نے سب سے پہلے غریبوں کے حقوق کا علم بلند کیا سچ فرمایا خطیب العصر والمسلمین حضرت مولانا ضیاء القاسمی نے کہ صدقہ فطر درحقیقت غریبوں کے عیدب کا سامان ہے۔

☆ غریبوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے ہے۔

☆ غریبوں کے دُکھ درد میں شرکت کا دروازہ ہے

☆ غریبوں کے مسرتوں کا گلدستہ ہے

☆ اسلام کے طرف سے غریبوں کی عیدی ہے

اسی کو آپ یوں بھی سن سکتے ہیں؟

چنانچہ اسپیکر کہتا ہے:

THE PAYMENT OF PRESCRIBED AMOUNT

(AS,SADQA-FITR) TO THE POOR MUSLIM BROTHERN, IN A WAY, IS THE PROVISION FOR THEM TO CELEBRATE-EID JOY FULLY

دی پر سکرائبیڈ ایماؤنٹ (ایز صدقہ فطر) ٹو دی پُور مسلم بردرن اِن اِے وِے اِذ دی پراویزن فار دیم ٹو سیلبریٹ عید جوائے فُلی۔

THE PAYMENT OF SADQA-E FITR IS A WAY TO PARTICIPATE IN THE MISERIES OF THE POOR MUSLIM BROTHERN.

دی پیمنٹ آف صدقہ فطر اِز ایے وے ٹو پارٹی سپیٹ اِن دِی مزیریز آف دِی پور مسلم برادرن۔

امت محمدیہ کے پاسبانو! عید الفطر ہمارے لئے انتہائی مسرت وشادمانی کا دن ہے اس دن کے انوار وبرکات کا کیا پوچھنا جس دن اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جنت کو پیدا فرمایا:

یہی وہ دن ہے جس میں اللہ نے درخت طوبیٰ کو لگایا۔

جس میں درخت طوبیٰ کی شاخیں ہر جنتی کے مکان پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں جس میں ان درختوں کی شاخوں سے قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی دلکش آوازیں نکلتی ہیں۔

جس میں اللہ نے سید الملائکہ کو انبیاء کے پاس وحی لے جانے کے لئے منتخب کرر کھا ہے۔

Scanned by CamScanner

جس میں پرودگارہ عالم کی طرف سے بندوں کی مہمان نوازی کی جاتی ہے۔

اسپیکر کہتا ہے:

THIS IS THE SPECIALLY AUSPICIOUS DAY WHEN THE ALMIGHY ALLAH CREATEAD TREE OF TOBA IN THE PAR ADISE.

دس اِز دی آپسی شیس آپسی شیس ڈے وھین دی آل مائی ٹی اللہ کریٹیڈ ٹری آف طوبیٰ اِن پیریڈائیز۔

کسی کہنے والے نے کیا ہی خوب کہا ہے: شعر

ہے انتہا اس شادمانی کی نہیں
ہے عید ایک جنت کا دن یہ بالیقین
ہے نمونہ یہ وہاں کے عیش کا
اے مسلماں کچھ تیرا دل خوش ہوا

سامعین کرام!

جب عید کی صبح طلوع ہوتی ہے تو تمام فرشتے راستے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جو بندہ نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتا ہے اس کو جنت کی بشارت دی جاتی ہے اس کو مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس کے گناہوں کی معافی کا اعلان کرایا جاتا ہے۔ پھر جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو عرش الٰہی سے صدا لگانے والا ایک فرشتہ صدا لگاتا ہے کے اے بندگان اللہ تو نے اپنے رب کی اطاعت کا حق ادا کر دیا۔ ارشاد

Scanned by CamScanner

ہوتا ہے" ارجعوا قد غفرت لكم وبدلت سيئاتكم حسناتٍ قال فيرجعون مغفوراً لهم (مشکوۃ، ص: ۱۸۳)

لہذا اب تم اپنے گھر خوشی خوشی واپس لوٹو، اللہ نے تمہاری مغفرت کردی اور تمہاری سیئات کو حسنات میں تبدیل کردیا، لہذا تم اب اپنے گھر اس حال لوٹو کہ تمہاری مغفرت کردی گئی۔

دعاء کیجئے کہ ہم تمام امت مسلمہ کو اس دین کے انوارات وبرکات سے مالامال فرمائے اور لایعنی لہو لعب میں مشغول رہنے سے ہماری حفاظت فرمائے (آمین)

وماعلینا الا البلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان
حال و مستقبل کے آئینے میں

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید العرب والعجم وعلی الہ واصحابہ مصابیح الظلم.

امابعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین .صدق اللہ العظیم.

سوتی ہوئی قومیں جاگ اٹھیں بیدار مسلماں سوتا ہے
گہوارۂ قلب مومن میں اب جذبۂ ایماں سوتا ہے

چمنستان اسلامیہ کے پاسبانو! آج جس موضوع پر اپنی معروضات گوشِ گذار کرنا چاہتا ہوں وہ بڑا پُر درد اور حیرت انگیز ہے مجھے امید ہے کہ جس درد اور جذبے کیساتھ یہ باتیں کہی جارہی ہیں اس سے زیادہ طلب اور تڑپ کیساتھ سنی جائیں گی ہم اور آپ جس ملک کی سرزمین میں اپنی زندگی گذار رہے ہیں یہ ایک جمہوری ملک ہے سیکڑوں مذاہب کے ماننے والے اس

ملک میں موجود ہیں یہ ملک مختلف قوموں کا مسکن ہے مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے یہی وہ ملک ہے جہاں سیکڑوں سال تک مسلمانوں نے حکومت کی تھی اور اس ملک میں مسلمانوں کا رعب و دبدبہ تھا لیکن افسوس! آج مسلمان تمام حقوق سے محروم ہو رہے ہیں مسلمانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جارہا ہے مسلمانوں کو ایک کمزور طاقت سمجھا جارہا ہے مسلمانوں کو شکنجوں میں کسنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ مسلمانوں پر جور و جفا ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کا خون بہایا جارہا ہے مسلمانوں کو بے دریغ فتنہ وفساد کی چکیوں میں پیسا جارہا ہے یہ تو ہندوستانی مسلمانوں کے موجودہ حالات ہیں۔

اب ہمارے سامنے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمانوں کا مستقبل بھی یوں ہی رہے گا یہ سوال در حقیقت ایک عرصۂ دراز سے ہر ہندوستانی مسلمان کے دل ودماغ میں گونج رہا ہے ہمارا ملک ہندوستان جن ناگفتہ بہ حالات سے گذر رہا ہے وہ ہم میں سے کسی پر مخفی نہیں آج ہم ایسے حالات وحوادث سے دوچار ہیں جن کے ذکر سے کلیجہ منہ کو آتا ہے مخصوص نظریات کی ہندو پرست پارٹیاں ملک کی سالمیت اور اس کی بقاء میں روڑے اٹکا رہی ہیں منصوبہ بند حالیہ فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ جاری ہے مساجد، مدارس، مقابر، مکاتب اور مقامات مقدسہ پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں۔

ہندوستان جو کبھی تہذیب وتمدن کا گہوارہ جمہوریت کا علم بردار امن وسلامتی کا مرکز تھا آج فرقہ پرستی تنگ نظری اور بے جا تعصب کی آگ

Scanned by CamScanner

میں سلگ رہا ہے جس سے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے ان احوال کے بظاہر جو بھی اسباب ہوں اس سے قبل اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے اور اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا اسباب ہوسکتے ہیں جن کی بناء پر ہمیں یہ مسائل درپیش ہیں۔

بھارت کے مسلم سپوتوں! آپ تھوڑی دیر کیلئے اپنے ذہن کو میدان بدر کی طرف لے چلیں تاریخ گواہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو جو کامیابی ملی وہ صرف اس وجہ سے کہ ان کا رشتہ اللہ اور اس کے رسول سے انتہائی مستحکم اور مضبوط تھا ورنہ کامیابی کے جملہ ظاہری اسباب مشرکین کے پاس تھے کیونکہ ادھر بڑے بڑے رؤسائے کفار موجود تھے اور ان کے پاس تمام جنگی ہتھیار فراہم تھے وہ بڑے جوش و خروش کے عالم میں تھے اور ادھر مٹھی بھر مسلمان بے سروسامانی کے عالم میں کسی کے پاس تلوار ہے تو نیزہ نہیں اور کسی کے پاس نیزہ ہے تو تلوار نہیں اس تنگدستی و بے بسی کے عالم میں بھی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی کیوں؟ اس لئے کہ ان نفوس قدسیہ کا ایمان مضبوط و مستحکم تھا ان کا ایمان " واعتصموا بحبل الله جميعا " کا مصداق تھا ان کی زندگی تعلیمات رسول کے مطابق تھی۔

ہندوستان کے غیور مسلمانوں! ذرا آپ پوری دنیا کا جائزہ لیں آخر کونسا ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں پر ظلم و ستم کا کوہ ہمالہ نہیں توڑا جارہا ہے۔

چنانچہ اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1)FROM AMERICA TO فرام امریکہ ٹو آسٹریلیا۔

AUSTRALIA

فرام افریقہ ٹو برٹین۔ (2)FROMAFRICATOBRITAIN

فرام ایران ٹو عراق (3)FROM IRANTO IRAQ

فرام روسیا ٹو پیلسٹائن (4)FROM RUSSIA TO PALESTIN

فرام الجیریا ٹو چیچنیا -ALGERIA TO CHECHENYA

فرام البانیا ٹو انڈونیشا (2)LBANIA TO INDONESIA

☆ امریکہ سے لیکر آسٹریلیا تک۔

☆ افریقہ سے لیکر برطانیہ تک۔

☆ ایران سے لیکر عراق تک۔

☆ روس سے لیکر فلسطین تک۔

☆ جزائر سے لیکر چیچنیاں تک۔

☆ البانیا سے لیکر انڈونیشیا تک۔

الغرض: کوئی خطہ اور کوئی بھی ملک ایسا نہیں جہاں مسلمانون کو بے دریغ چکیوں میں نہ پیسا جارہا ہو جہاں دیکھئے جس ملک میں دیکھئے حق پرستوں پر زمین تنگ کی جارہی ہے اور کسی تلوار کے سائے میں کوئی گردن ہے تو وہ مسلمان کی گردن ہے اگر کسی کلاشنکوف کا کوئی نشانہ ہے تو صرف یہی کلمہ گو ہے اگر کسی کے خلاف کوئی کمربستہ ہے تو وہ صرف اور صرف یہی حق پرست مسلم قوم ہے۔

مسلمانانِ ہند! آپ دور نہ جائیں بلکہ خود اپنے ملک کا جائزہ لیں کہ آج

Scanned by CamScanner

ہمارے ساتھ کیا نہیں کیا جارہا ہے کونسے ایسے مظالم ہیں جن کے ہم شکار نہیں بن رہے ہیں آپ عالمی تاریخ کی ورق گردانی کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اگر کسی نے کسی قوم کی یا کسی ملک کی سربلندی کی ہے تو وہ تاجروں کی جماعت ہے چنانچہ آزادئ ہند کے وقت مسلمانوں کے تجارتی اور صنعتی کارخانے اور فکٹریاں انتہائی فروغ اور ترقی کی منزل پر گامزن تھیں لیکن آزادی کے بعد ان دشمنان اسلام نے مسلمانوں کی تجارت وصنعت کو کمزور کرنا شروع کیا اور انہوں نے یہ خفیہ سازشیں شروع کیں کہ جن جن شہروں میں مسلمانوں کی اہم صنعت ، تجارتی فرمیں کارخانہ ، فکٹریاں ہیں ان شہروں میں فسادات اور دنگوں کے شعلے بھڑکائے جائیں۔

چناں چہ اسپیکر (خطیب) کہتا ہے!

(1)FROM THE LAND OF KANPUR TO ALI GARH.

فرام دی لینڈ آف کانپور ٹو علی گڑھ

(2) FROM THE LAND OF MORADABAD TO MEERUT.

فرام دی لینڈ آف مراد آباد ٹو میرٹھ

(3) FROM THE LAND OF SAHARANPUR TO FIROZABAD.

فرام دی لینڈ آف سہارنپور ٹو فیروز آباد

(4) FROM BHAGALPUR AND AHMEDABAD TO BOMBA.

فرام بھاگلپور اینڈ احمد آباد ٹو بمبئی

☆ کانپور کی دھرتی سے لے کر علی گڑھ تک۔

☆ مراد آباد کی سرزمین سے لے کر میرٹھ تک۔

☆ سہارنپور کی سرزمین سے لے کر فیروز آباد تک۔

☆ بھاگلپور اور احمد آباد سے لے کر بمبئی تک۔

غرضیکہ! ہندوستان کے جن بڑے بڑے شہروں میں مسلمانوں کی فکٹریاں کارخانے اور فرمیں تھیں ان سب جگہوں پر دنگے اور فسادات کرواکر مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کی املاکی صنعت وتجارت کو کمزور کیا گیا ظلم واستبداد کی انتہا یہاں تک بڑھ گئی کہ ان دشمنان اسلام نے مسلمانوں کی املاکی صنعت وتجارت کے بعد ان کی جانوں اور عزت و آبرو پر حملہ کیا چنانچہ سورت کے ظالم درندوں نے ہماری ماں اور بہنوں کو ننگا ناچ نچایا اور انہیں بیچ سڑکوں پر لا کھڑا کیا خود قطار میں لگ کر ننگے جلوس دیکھتے رہے وہ بے چاری شرم کے ماری مسلمانوں کو آواز دیتی رہی مگر آہ ہمارے قائد ریشمی بیلدار بستر پر آرام کرتے رہے اور بستر سے اٹھ نہ سکے بالآخر امرتسر میں بسنے والے دشمنان اسلام نے وہاں کی سیکڑوں عورتوں کے پستانے تراش کر جوانوں کے سر قلم کر کے لاہور جارہی ٹرینوں پر رکھ دیا پھر اس ڈبے پر یہاں تک لکھ مارا کہ لو یہ تحفہ اور ہدیہ قبول کرو وہاں کی بہت سی دوشیزاؤں نے اس شعر کو پڑھتے ہوئے خودکشی کرلی۔ شعر

بنائیں کیا سمجھ کر شاخ گل پر آشیاں اپنا
چمن میں آہ کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا

گوتم بدھ کی جائے پیدائش پر بسنے والے مسلمانوں! آخر کہاں تک شمار

Scanned by CamScanner

کیا جائے ان غداران وطن کے ظلم وستم کو جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو اس وقت سرکاری ملازمت میں مسلمانوں کی تعداد انتیس فیصد کے قریب تھی مگر آزادئ ہند کے بعد ایک خاص حکمت علمی کے تحت ملک کے پیشواؤں نے مسلمانوں کو الگ کرنا شروع کیا ان کی تقرری بند کردی مسلم نوجوانوں نے سرکاری ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے عصری تعلیم کو الوداع تک کہنا شروع کردیا لیکن میں کہتا ہوں ان مسلم نوجواں سے کہ اگر تم نے اپنی تعلیم کو الوداع کہنا شروع کردیا تو یہ مستقبل میں تمہارے لئے خودکشی کا مترادف ہوگی کیونکہ مذہب اسلام نے تعلیم کا مقصد نوکری اور ملازمت نہیں بتایا بلکہ یہ حق وباطل میں امتیاز کرنے کا ذریعہ ہے اس لیے مسلم نوجوان اپنی تعلیم کو مکمل کرے لیکن افسوس ہے کہ آج سفید پوش اور صاف دل علماء پر بنیاد پرستی اور دہشت گردی کا الزام لگایا جارہا ہے یہ مدارس جہاں کے طلبہ اور علماء دنیا ومافیہا سے مستغنی ہوکر قال اللہ وقال الرسول کے نغموں میں اس قدر کھوئے ہوئے ہیں کہ انہیں دنیا کی کوئی آواز تک سنائی نہیں دیتی پھر یہ دہشت گردی کی کیا سوچیں گے۔

لیکن آج انہیں مدارس ومکاتب میں فضاء ہموار کی جارہی ہے کہ یہ دہشت گردی کے اڈے ہیں آج انہیں مدارس کے نظام کو درہم برہم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں آج انہیں مدارس کے طلبہ سے یہ کہا جارہا ہے کہ انہیں شر انگیزی اور فتنہ پروری کی ٹریننگ دی جاتی ہے آج انہی مدارس کے طلبہ پر مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں لیکن آج تک ان مفاد پرستوں نے کسی ایسے واقعہ کو پیش نہیں کیا جہاں مدارس اسلامیہ کے طلبہ نے

دہشت گردی کا مظاہرہ کیا ہو البتہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اسٹوڈینٹس کو تو
دیکھا گیا ہے ہزاروں واقعات شاہد ہیں۔ چنانچہ
اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1)SOME TIMES THE VIO LENCE WAS SPREAD THROUGH THE AGITATION ON RESERVATION

سم ٹائمز دی وائیلینس واز اسپریڈ تھرو دی ایجی ٹیشن آن ریزرویشن۔

(2)SOME TIMES VIOLENT DEMONSTRATIONS WERE CARRIED ON THROUGH THE MARCHING OF HUNGER STRIKERS

سم ٹائمز دی وائیلینٹ ڈیمانٹریشنس ور کیریڈ آن تھرو دی مارچنگ
آف ہنگر اسٹرائیکرس۔

☆ سم ٹائمز دی وائیلنس واز ڈیمانٹریٹیڈ بائی برنینگ دی بسیز۔

☆ یعنی کبھی ریوزرویشن کے نام پر دہشت گردی کا مظاہرہ کیا۔

☆ کبھی مارچ بھوک ہڑتال جلوس نکال کر دہشت گردی کا مظاہرہ کیا

☆ کبھی بسوں کو آگ لگا کر دہشت گردی کا مظاہرہ کیا۔

☆ کبھی ٹرینوں پر بم باری کر کے دہشت گردی کا مظاہرہ کیا۔

☆ کبھی بھارت بند جیسے نعرے لگا کر عوام کو خوف زدہ کیا۔

مگر عقلیں حیران و ششدر ہیں کہ ان دوررس نگاہوں کو یہ کھلی ہوئی

Scanned by CamScanner

دہشت گردی نظر نہیں آتی یہ کیسی صداقت ہے یہ کیسا انصاف ہے یاد رکھو اے امت مسلمہ کے دھڑ کتے دلو!اگر یہ آر ایس ایس اورشیو شینا جیسی فرقہ پرست تنظیمیں اسلام کے خلاف پورے ملک میں قیامت خیز ماحول پیدا کرسکتی ہیں تو اسی بھارت کی سر زمین پر جہاں ہزاروں کی تعداد میں مدارس اسلامیہ کروڑوں کی تعداد میں علماء مشائخ اساتذہ اور طلبہ موجود ہیں ان کی پھونک سے بھی طوفان برپا ہو سکتا ہے۔

ہندوستان کے غیور مسلمانوں!اب ہمیں اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ آخروہ کیا اسباب ہو سکتے ہیں جن کی بناء پر ہمیں یہ مسائل در پیش ہیں۔

آج ہمارا یہ ملک اخلاقی بحران کا شکار ہو چکا ہے سائنس اور ٹکنالوجی میں برابر سیکسس اور پروگریس کر رہا ہے لہذا ہمیں دیکھنا چاہیئے اس ذات اقدس کی طرف جس نے اپنی آمد کا مقصد ہی یہی بتایا بعثت لِاُتِمِّمَ مکارم الاخلاق جس نے بتایا کہ نسان کو جو سب سے نفیس ترین چیز عطاء کی گئی ہے وہ مکارم اخلاق ہے جن کا ارشاد ہے لایر حمهم الله من لا یر حم الناس ۔جنھوں نے کہا کہ مؤمنوں میں کامل مؤمن وہ ہے جن کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں، جن کا ارشاد ہے"اکمل المؤمنین ایماناً احسنهم خلقاً"(مشکوۃ)

لیکن حیف صد حیف کہ ہم نے ان تعلیمات رسول پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہم نے اپنے آپ کو اخلاق کا جامہ نہ پہنایا ہمارے اندر لا یر حم الناس کی صفت نہ رہی احکام خداوندی سے ہم نے روگردانی شروع کردی ارکان اسلام

پر ہم نے عمل کرنا چھوڑ دیا حرام، سود، قمار بازی، جوئے بازی، شراب نوشی، ناچ گانا اور بجانا ہماری طبیعت ثانیہ بن چکی ہے۔

غرضیکہ صحابہ کرام جیسی نفوس قدسیہ کی کوئی علامت ہم میں باقی نہیں رہی پھر ہم کیسے مستقبل میں ترقی وکامیابی کی منزل پر گامزن ہو سکتے ہیں، لہذا اس کا واحد علاج یہ ہے کہ اگر ہم احکام خداوندی پر عمل کریں اور تعلیمات رسولؐ کے مطابق اپنی زندگی گذاریں اور بلا تفریق مذہب وملت نیز فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے ایک ہی پلیٹ فارم پر آجائیں تو عنقریب ہم ہی سر بلند رہیں گے اور کامیابی ہماری قدم چومے گی اور ہم ہی اس ملک پر غالب ہو کر رہیں گے کیونکہ آج ہم اس عظیم دھرتی پر اس وسیع آسمان کے نیچے کسی کے رہین منت نہیں یہ ملک ہمارا تھا اور ہمارا رہے گا اس ملک کا ذرہ ذرہ آج بھی ہماری عظمت کا شاہد ہے اس کی تعمیر وترقی میں ہماری داستان نہاں ہے ہمارے انمٹ نشانات اس کی درو دیوار سے نمایاں ہیں جگہ جگہ ہمارے تقدس کے نقوش ابھرے ہوئے ہیں اگر ہمارے خلاف فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ ہمیشہ اسلام پر باطل کی یلغار رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہر بار باطل کو اپنی منہ کی کھانی پڑی ہے جب ہلا کو چنگیز ہمیں نہ مٹا سکے تو یہ مٹھی بھر فرقہ پرست ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔

مسلمانو! تم نے تلوار کی جھنکاروں میں بھی وحدت کے ترانے گائے ہیں دشمنوں کی یلغار میں بھی اسلام کا پرچم لہرایا ہے۔

حملہ آور ٹڈی دَل فوجوں کا تم نے اپنے مٹھی بھر طاقت کے باوجود

سرفروشانہ جذبہ سے مقابلہ کیا اور میدان جیت لیا ہے لہذا ان فرقہ پرستوں سے کہہ دو کہ وہ مسلمانوں کی غیرت کو نہ للکاریں ان کے صبر کو بزدلی نہ گردانیں ورنہ قوم مسلم وہ شعلہ جوالہ ہے جو اگر بھڑک اٹھا تو ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی اور فغاں ہی فغاں۔

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم خود اپنے اعمال کا محاسبہ کریں کیونکہ اگر ہندوستانی مسلمانوں نے ماضی وحال کے حادثات سے سبق نہ لے کر اپنا کوئی منصوبہ بند تعلیمی اور سماجی پیش رفت اور تحریک شروع نہیں کی تو پھر علامہ اقبال کا یہ شعر ہی ان کا مستقبل ہو گا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین .

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عصر حاضر کے تقاضے اور قوم مسلم سے خطاب

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔

امابعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اِنّ اللہ لا یُغَیِّرُ ماَ بِقَوْمٍ حتیٰ یُغَیِّرُوا ما بأنفُسِہِمْ وَاذا أراد اللہُ بِقومٍ سوٓءً فلاَ مَرَدَّ لہٗ (ج) وَمالَھمِ من دُونِہ مِن وَّالٍ (۱۱) پ ۱۳ سورہ رعد۔

صدق اللہ العظیم۔

کب تلک آگ میں کھوئے گا زمانے کا خمیر
ظلم اور جبر کی یہ ریت چلے گی کب تک

بادۂ توحید کے متوالو:

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ روز ازل ہی سے ہر دور ہر زمانے اور ہر ماحول میں حق و باطل کا زبردست تصادم و ٹکراؤ رہا ہے کوئی بھی زمانہ ان دو

طاقتوں کی معرکہ آرائی سے خالی نہیں انہی دو طاقتوں کی آج بھی مقابلہ آرائی ہو رہی ہے۔ چناں چہ آج بھی باطل اپنی مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ حق کو دبانے کیلئے سرگرداں ہے باطل طاقتیں مجتمع ہو کر اسلام کے خلاف محاذ قائم کئے ہوئے ہیں اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کیلئے پورا زور صرف کر رہے ہیں۔

شمع رسالت کے پروانو: سنو آج وہ مسلمان جس نے بڑے سے بڑا جاہ وحشم غرور وتمکنت کے مالک اور ارباب اقتدار کے چھکے چھوڑا دیئے تھے آج وہی مسلمان محکومی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

☆ ظلمت وپستی کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

☆ کیڑے اور مکوڑے کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

☆ آج انہی مسلمانوں کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔

☆ آج انہیں مسلمانوں کی ماں اور بہنوں کی عصمت دری ہو رہی ہے۔

☆ ان کے معصوم بچیوں پر نیزے اور تلواروں کی بوچھار ہو رہی ہیں۔

☆ ان کے مدارس ومکاتب کو ناجائز پابندیوں میں جکڑا جا رہا ہے۔

حالانکہ یہی وہ ظالم درندے ہیں جو کل تک ہمارے محکوم بنے ہوئے تھے۔

☆ جو کل تک ہمارے محتاج بنے ہوئے تھے۔

☆ جو کل تک ہماری ماتحتی میں زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔

☆ جو کل تک ہمارے قدم چومنے کیلئے تیار تھے۔

☆ جو غداران وطن تہذیب وتمدن سے عاری ہمارے تابع فرمان تھے۔

Scanned by CamScanner

☆ آج وہی وحشی درندے ہمارے حقوق پر حملہ کر رہے ہیں۔

☆ ہمیں اپنے حقوق سے دست بردار کرنے کی اسکیمیں بنا رہے ہیں۔

☆ ہمارے مذہب کی بنیادوں کو مسمار کر رہے ہیں۔

☆ ہمارے مساجد و مدارس پر پابندی عائد کر رہے ہیں۔

☆ ہماری عبادت گاہوں پر حملہ کر رہے ہیں۔

ملت اسلامیہ کے پاسبانو! یاد رکھو کہ آج تو یہ صرف ہماری عبادت گاہوں پر حملہ کر رہے ہیں کل ہماری عبادت پر حملہ کریں گے، آج تو یہ ہمارے مدارس پر حملہ کر رہے ہیں کل ہماری تعلیم پر حملہ کریں گے، آج تو ہمارے اخلاق و کردار پر حملہ کر رہے ہیں کل ہمارے وجود بر حملہ کریں گے اور ہمیں نیست و نابود کر دیا جائیگا آخر کیا وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کے عروج زوال سے اقتدار محکومی سے اور عزت ذلت سے بدل چکی ہے۔

وجہ یہ ہے کہ ہمیں سید الکونین کی تعلیمات کا پاس و لحاظ نہ رہا۔

☆ صدیق اکبرؓ جیسا خلوص نہ رہا۔

☆ فاروق اعظمؓ جیسا جلال نہ رہا۔

☆ عثمان غنیؓ جیسی سخاوت نہ رہی۔

☆ حضرت علی جیسی شجاعت نہ رہی۔

☆ ہمارے اندر خالد بن ولید جیسی قیادت نہ رہی۔

☆ ہم میں حجاج بن یوسف جیسی حمیت نہ رہی۔

☆ فاتح بیت المقدس جیسا تدبر نہ رہا۔

Scanned by CamScanner

پھر کیسے نہیں ہمیں نیست ونابود کیا جائیگا۔

اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1)THE PURITY OF SINCE RITY OF SIDDIQ-E-AKBAR IS VANISHED

(دی پیورٹی آف سنیرٹی آف صدیق اکبرؓ از وینیشڈ)

(2)THE ATTRIBUTE OF GRANDEUR OF FARODQ -E-AZAM IS MISSING

(دی ایٹریبوٹ آف گرینجر آف فاروق اعظمؓ از مسنگ)

(3)THE ATTRIBUTE OF GENEROSITY OF OSMAN-E-GHANI IS MISSING

(دی ایٹریبوٹ آف جینروٹی آف عثمان غنی از مسنگ)

(4)THE ATTRIBUTE OF BRAVERY OF HAZRT ALI IS MISSING .

(دی ایٹریبوٹ آف بریوری آف حضرت علی از میسنگ)

چمنستان اسلامیہ کے غیور فرزندو! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تیرہویں صدی عیسویں میں جب ہندوستان انگریزوں کی چنگل میں سسک رہا تھا گلشن ارضی ماتم کدہ بنا ہوا تھا فضاء ہندوستانی پر ظلم وعدوان کی تیرو تار گھٹاؤں کی حکمرانی تھی تو ایسے نازک وقت میں سب سے پہلے ہمارے علماء ربانئین نے ہی انگریزوں اوران تمام ظلم وستم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا

اوراپنی قیمتی جانوں کانذرانہ پیش کیااور ملک کی سالمیت کی خاطر کسی بھی طرح کی قربانی سے دریغ نہیں کیا، زنجیر غلامی میں جکڑے ہوئے انسانوں کو آزادی کی فضاء بخشی معصوم کلیوں کو مسکرانے کا حق عطاء کیا، مظلوموں کو باعزت مقام دیااور اس ملک کو آزاد کرلیا۔ اور اسے جمہوریت قرار دیتے ہوئے غیروں کو یہاں کے تخت وتاج کا مالک بنادیا۔ مگر ان علماء ربانئین کو یہ خبر نہیں تھی کہ یہی ملک آگے چل کر ہمارے مذہب وایمان اور ہماری عزت وآبرو کا دشمن بن جائیگا۔ خدا کی قسم اگر ہمارے علماء کو اس کی ہلکی سی بھی جھلک محسوس ہوتی تو کسی بھی صورت میں ان غیر مسلموں کو یہاں کے تخت وتاج اور اقتدار وحکومت کا مالک نہ بناتے مگر افسوس کہ یہ سب کچھ جو نہیں ہونا چاہیئے تھا آخر ہوکر رہا غرضیکہ آزادی ہند کے بعد اگر ایک طرف ہماری مساجد ومدارس پر گھناؤنی نگاہ ڈالی گئی تو دوسری طرف ان کو ویران کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں اگر ایک طرف مسلم طلباء کو ندے ماترم کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا گیا تو دوسری طرف مذہبی تعمیرات کی آواز اٹھائی گئی اگر ایک طرف ہمیں غیر ملکی کہہ کر بدنام کیا گیا تو دوسری طرف ہمیں پاکستان نواز قرار دیا گیا اگر ایک طرف ہمیں آئی ایس آئی۔ کا ایجنٹ قرار دیکر گرفتار کرنے کی کوششیں کی گئیں تو دوسری طرف ہمیں غداران وطن کے لقب سے یاد کیا گیا اور دہشت گرد کہا گیا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں ان پارلیامینٹ میں بیٹھنے والے حکومت کے ذمہ داروں سے کہ آخر بتاؤ۔

☆ ۱۹۹۲ء میں بابری مسجد کو شہید کرنے والا کون تھا؟

☆ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والا کون تھا؟

☆ اس وقت غدار وطن کون تھا؟

☆ اس وقت دہشت گردی کا جال پھیلانے والا کون تھا؟

☆ اگر اس سوال کو بر سر عام کیا جائے تو مسٹر کلیان سنگھ کا نام آتا ہے۔

☆ مسٹر لال کرشن ایڈوانی کا نام آتا ہے۔

☆ دو لاکھ سادھو سنتو کا نام آتا ہے۔

جنہوں نے ہندستان کی حکومت و عدلیہ کا مذاق اُڑاتے ہوئے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی لیکن اگر ہم انتقام لینا چاہتے تو عین اسی وقت لے سکتے تھے جب بابری مسجد کی شہادت کا منظر ہمارے سامنے تھا بابری مسجد کی ایک ایک اینٹ ہمیں چیخ چیخ کر پکار رہی تھی مگر اس وقت ہماری زبانوں پر یہ کہہ کر آروپ لگادیا گیا کہ جب تمہیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے تو پھر حکومت کے خلاف بغاوت کیسی لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں ان حکومت کے سرخیلوں سے کہ بتاؤ کیا مذہبی آزدی اسی کا نام ہے کہ:

☆ ہماری عبادت گاہوں کو اصطبل گاہ بنایا جائے۔

☆ مسجدوں کو مندر کی شکل میں تبدیل کیا جائے۔

☆ مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کی جائے۔

☆ یکساں سیول کورٹ کی بات کی جائے۔

☆ قانون خداوندی اور قانون رسول پر حملہ کیا جائے۔

حالانکہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن نے زبردست

Scanned by CamScanner

وعیدیں بیان کی ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے" ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعیٰ فی خرابها" (سورہ بقرہ ع ۱۳ پ ۱)اور دوسری جگہ فرمایا"لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الآخرة عذاب عظیم" (سورہ بقرہ پ ۲ آیت ۱۱۴) کا مصداق قرار دیا۔

اگر آزادی کا یہی مفہوم ہوتا ہے تو اس کو ہم نے کل بھی لات ماری تھی اور آج بھی قدموں تلے روندتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں۔

چنانچہ اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

(1)WE-WANT.FREEDOM OF THE SECURITY-AND SACRED NESS-OF IS LAM.

(دی وانٹ فریڈم آف دی سیکوریٹی اینڈ سیکریڈنیس آف اسلام)

(2)WE WANT FREEDOM OF MOSQUES AND RELIGIOUS EDUCATION INSTI TUTIONS

(دی وانٹ فریڈم آف ماسکس اینڈ ریلجس ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنس)

(3)WE-WANT-FREEDOM OF CONSTRUCTING RELIGIOUS BUILDINGS

(دی وانٹ فریڈم آف کنسٹرکٹنگ ریلجس بلڈنگس)

☆ یعنی ہم آزادی چاہتے ہیں اسلام کے تحفظ و تقدس کی۔

☆ مساجد و مدارس کی حفاظت کی۔

☆ مذہبی عمارت کے بنانے کی۔

☆ قانون خداوندی اور قانون رسول کے نفاذ کی۔

☆ اپنے مذہب وایمان کی صیانت کی۔

☆ مسلم پرسنل لا بورڈ میں عدم مداخلت کی۔

☆ اپنے خانقاہوں اور مقابر کے آزادانہ استعمال کی۔

اس کے خلاف جو بھی قانون لگے گا ہم اس کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے ، ہم ملک کے غدار نہیں ہیں لیکن اس طرح کے غیر جمہوری قوانین کے ذریعہ ہمارے مذہبی حقوق چھیننے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں ہم انہیں قطعاً برداشت نہیں کر سکتے مدارس اسلامیہ پر پابندی دراصل مسلم بچوں کو مذہبی تعلیم سے محروم کر دینا ہے ہم اسطرح کے قوانین کے خلاف ہر طرح کی قربانیاں دیں گے اس لئے ہندستان کے غیور مسلمانوں اب تم اپنا حق لینے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ پھر ایک بار خون کی قربانی پیش کرنے کیلئے مستعد ہو جاؤ پھر ایک بار تمہیں شاملی کے میدان میں آنا ہی پڑے گا۔

☆ ہندستان کو ایک کرنا ہی پڑے گا۔

☆ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی ہی پڑیں گی۔

☆ "ہندستان چھوڑو" تحریک چلانی ہی پڑے گی۔

☆ پٹنہ وبکسر کے میدان کو گرم کرنا ہی پڑے گا۔

☆ کانپور ومیسور کی دھرتی پر پرانی تاریخ دہرانی ہی پڑے گی۔

☆ بالاکوٹ کی پہاڑی پر آنا ہی پڑے گا۔

اب سوچنے کا موقع نہ رہا اب تو سرے سے کفن باندھکر میدان جہاد

Scanned by CamScanner

میں نکلنے کا موقعہ آگیا،اب تو جذبہ جہاد اور شوق شہادت لے کر میدان میں نکلنے کا موقعہ آگیا،اب تو صدیق اکبر کی صداقت، فاروق اعظم کی جلالت، عثمان غنی کی سخاوت، علی مرتضیٰ کی شجاعت، ابو حنیفہ کی فقاہت اور غوث اعظم کی ولایت لے کر میدان میں نکلنے کا موقعہ آگیا۔اب تو ان دشمنان اسلام سے یہ کہہ دینے کا موقعہ آگیا ہے کہ تم اپنے ناپاک فیصلوں کو واپس لو ورنہ نتائج نہایت بھیانک ہوں گے جس کی تمام تر ذمہ داری تم پر عائد ہو گی، فرقہ پرست حکمرانوں سے کہدو اب ظلم وستم سے باز آجاؤ ورنہ ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو سر سے کفن باندھکر میدان میں کود پڑیں گے یا تو ہم کو ہمارے حقوق دو، آخر میں پوچھتا ہوں حکومت کے ان لیڈروں سے کہ آخر بتاؤ پوری دنیا میں، پورے ولڈ میں، پورے عالم میں کون سی ایسی جگہ ہے جہاں ایسا اندھا قانون اور سمود ھان نافذ کیا گیا ہو۔

(1) IS THERE ANY RESTRICITON ON RELIGIOUS BUILDINGS IN AMERICA AND AFRICA.

(از دیر اینی ریسٹر کیشن اَون ریلی جس بلڈ نکس ان امریکا اینڈ افریقہ)

(2)IS THERE ANY RESTRICTION ON STRUCTION OF RELIGIOUS OR COM MUNITY BUILD INGS IN IRAN AND IRAQ

(از دیر اینی ریسٹر کیشن اون کنٹر کشن آف ریلی جس اَور کمیونٹی

بلڈ نکس اِن ایران اینڈ عراق۔

یعنی:......:......:......:......:

☆ کیاامریکہ وافریقہ میں کسی مذہبی عمارات پر پابندی ہے۔

☆ کیاایران وعراق میں کسی ملی ومذہبی تعمیرات پر رکاوٹ ہے۔

☆ کیابرطانیہ اورمیوزیامیں کسی مذہب میں دخل اندازی کی جاتی ہے۔

☆ کیاالبانیااورانڈونیشیامیں کسی مذہب میں کوئی مداخلت کی جاتی ہے۔

☆ کیاروس وفلسطین میں کسی مذہبی تبلیغ وتقریر پر کوئی روک ٹوک ہے۔

آخر کیاوجہ ہے کہ ان بڑے بڑے ممالک میں کسی مذہب وملت میں کوئی دخل اندازی نہیں کی گئ۔

ملت اسلامیہ کے غازیو: خوب سمجھ لو اگر اس کا جواب ہو سکتا ہے تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان رؤسائے سلطنت کو یہ معلوم تھاکہ جب تک مسلمان اپنے دین وایمان پر باقی رہیں گے اس وقت تک انہیں کوئی ظالم حکومت ختم نہیں کر سکتی۔

کیوں کہ انہیں تین سو تیرہ افراد کی جماعت کا ہزاروں کے مقابلے میں ڈٹ جانایاد تھا۔

☆ مسلمانوں کایہود ونصاری کے مقابلے میں ٹکراجانایاد تھا۔

☆ محمد بن قاسم کاراجاداہر سے ٹکراکرپاش پاش کردینایاد تھا۔

☆ صلاح الدین ایوبی کاعیسائیوں کوبیت المقدس سے نکال دینایاد تھا۔

☆ محمود غزنوی کا سومناتھ مندر کوتوڑدینایاد تھا، ہندوستانی علماء کا

انگریزوں کے مقابلے میں سینہ سپر ہو جانا یاد تھا۔

عراق کا امریکہ کے مقابلے میں ڈٹ جانا یاد تھا۔

کیوں کہ انہیں معلوم تھا کہ یہ مٹھی بھر مسلمان اپنے بازو کی طاقت سے دوسرے سپر طاقت کو زیر نہیں کرتے بلکہ ان کے پاس سچے مذہب کی طاقت ہے جس کے بل بوتے پر وہ بڑی سے بڑی طاقت کو زیر کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں: یہ سیاہ فیصلہ در اصل مسلمانوں کی عبادت گاہوں اور مدرسوں کیلئے ہے ہمیں ضلع مجسٹریٹ کا محتاج بنایا رہا ہے، مدارس پر پابندی عائد کر کے مسلمانوں کی حب الوطنی پر سوالیہ نشان لگایا جا رہا ہے۔

حالانکہ یہی وہ مدارس ہیں جنہوں نے سید اسماعیل شہید جیسے جرأت مند کو پیدا کیا۔

☆ فضل حق خیر آبادی کو پیدا کیا۔

☆ حافظ ضامن شہید جیسے سرخیل آزادی کو پیدا کیا۔

☆ محمد قاسم نانوتوی جیسی شخصیت کو پیدا کیا۔

☆ شیخ الہند جیسی تحریک ریشمی رومال کو پیدا کیا۔

☆ شیخ الاسلام اسیر مالٹا کو پیدا کیا۔

لیکن حیف صد حیف؛ کہ آج وہ دار العلوم جس کا قیام ہی تحفظ ملک وملت اور اسلام کی بقاء کی خاطر وجود میں آیا۔ آج اسی دار العلوم پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں اسی دار العلوم کو دہشت گردی کا اڈہ قرار دیا جا رہا ہے اسی دار العلوم کے فرزندوں کو بیڑیاں پہنائی جا رہی ہیں اسی در العلوم

Scanned by CamScanner

کو اجاڑنے کیلئے ناجائز قانون بنائے جا رہے ہیں۔

مسلمانوں: یہ جو ہمارے لئے سازشیں رچی جا رہی ہیں اور ہمارے خلاف خفیہ پروپیگنڈے ہو رہے ہیں ان سے اس کا واحد منشاء یہ ہے کہ پورے ملک کو ہندو راشٹریہ بنا کر اس بھارت کی سرزمین کے ہر باشندے کو ہندو کے ماتحت کر لیا جائے، لیکن یاد رکھو! اے امت مسلمہ کے جانثارو اگر ہمارے اندر وہی اتحاد و اتفاق اور جذبہ جہاد اور شوق شہادت رہا جو ہمارے اکابر و اسلاف اور صحابہ کرام جیسی نفوس قدسیہ کے اندر تھا تو یقین کامل کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ماضی کی ہماری تاریخ لوٹ سکتی ہے۔

دعاء کیجئے کہ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کے اندر قوت اسلامی اور حرارت ایمانی پیدا فرمادے۔ (آمین)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

۱۹؍ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

مطابق جولائی ۲۰۰۱ء

جان پیاری یا شعائر اسلام پیارے

الحمد الله رب العلمين والصلوة والسلام على رسو له الكريم وعلى اله وصحبه الاشداء على الكفار الرحماء بين المؤمنين امابعد: فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم - ومن يعظم شعائر الله فانهـا من تقوى القلوب (الآيه) سوره حج آيت ۳۲)

محبان اسلام: آج ہم اسلام کے نام لیوا کلمہ گو مسلمان پوری دنیا میں جس سنگین مراحل پر پیچ خطرات اور دشوار گذار گھاٹیوں سے گذر رہے ہیں وہ ہم میں سے کسی فرد بشر پر مخفی نہیں۔

کبھی ظلم واستبداد کی چکی میں ڈال کر ہمیں آزمایا جارہا ہے۔

تو کبھی بھائی بھائی کے درمیان نفرت وعداوت کے شعلے بھڑکائے جارہے ہیں۔

کبھی مقامات مقدسہ کی تعمیر پر پابندی لگا کر انھیں نیست ونابود کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔

تو کبھی شعائر اسلام پر حملہ کر کے ہماری حمیت کو للکارا جارہا ہے۔

غرض: آئے دن اسلام اور مسلمانوں کیخلاف اعلانیہ اور خفیہ طور پر سازشیں کی جارہی ہیں نت نئے مسائل کھڑے کر کے شعائر اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈے کر کے مسلمانوں کے شیرازے کو بکھیرنا چاہتے ہیں۔ یہ شیطان

کے ایجنٹ پیروانِ اسلام کو ہمیشہ ستانے کے چکر میں لگے رہتے ہیں اور ان کا سب سے پہلا ہدف اسلامی شعائر کو مٹا کر مسلمانوں کے قوی جذبات اوا حساسات کو ختم کر دینا ہے، کیوں کہ انھیں یہ معلوم ہے کہ مسلمانوں کے اندر جب تک قوی جذبات باقی رہیں گے انھیں کوئی مٹا نہیں سکتا۔

اسلام کی فطرف میں قدرت نے لچک دی ہے

جتنا ہی دباؤ گے اتنا ہی وہ ابھرے گا

وہ مسلمان جو ہمیشہ عدل وانصاف کا پیکر رہا ہے غریبوں اور بد حالوں کا پرسان حال رہا ہے، دہشت گردی اور فرقہ پرستی کے خلاف ہمیشہ جد و جہد کرتا رہا ہے، آج انھیں پر فرقہ پرستی اور دہشت گردی کا الزام لگا کر انھیں جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے ڈھکیل دیا جاتا ہے، ان کی مساجد کو منہدم کر کے ان کی جگہ مندر تعمیر کر دی جاتی ہیں، مساجد و مدارس کی تعمیر پر پابندی عائد کر کے ان کے شعار اسلام سے کھلواڑ کیا جاتا ہے، یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر جو صدائے توحید بلند ہوتی ہے اسے بند کیا جائے، یہی نہیں بلکہ یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے، کہ مسلم پرسنل لا کو ختم کیا جائے، یکساں سول کوڈ نافذ کیا جائے، شادی میں جو قوانین غیر مسلموں کے لئے ہیں وہی مسلمانوں کیلئے ہوگا، طلاق کے قوانین غیر مسلموں کے لئے ہیں وہی مسلمانوں کے لئے ہوگا۔

تدفین کا جو قانون غیر مسلموں کے لئے ہے وہی مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ ”فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع“ کے

ذریعہ قرآن نے جو ہمیں چار شادیوں کی اجازت دی ہے اسے بند کیا جائے۔

غرض کے: طرح طرح سے اسلامی اقدار پر یورش ویلغار ہو رہی ہے ،کوئی علاقہ اور کوئی خطہ ایسا نہیں جو خطرات سے خالی نظر آئے جس طرح قوم بنی اسرائیل فرعونی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اور اس پر مختلف قسم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، بالکل وہی مثال آج مسلمانان ہند کی ہے۔

شیدائیان اسلام ذرا آپ قرآن وحدیث کی ورق گردانی کیجئے تو آپ کو چودہ سو سال قبل کے حالات سے معلوم ہوگا کہ:

مسلمانوں کی نیندیں حرام کردی گئی تھیں۔

طرح طرح کی ایذائیں پہونچائی جاتی تھیں۔

شعائر اسلام پر علی الاعلان حملے ہوتے تھے۔

مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کردیا گیا تھا۔

جب پانی سر سے اونچا ہو گیا تو اللہ کا حکم آن پڑا:" وقاتلوھم حتی لاتکون فتنة ویکون الدین کله لله (سورہ انفال آیت ۳۹) آیت کا نازل ہونا تھا کہ صحابہ کرام کے دلوں میں ایک آگ بھڑک اٹھی دین اسلام کی سربلندی، اور اعداء اسلام کی سرکوبی کے لئے ان کا قلب بے چین و بے قرار ہو گیا، شہنشاہ کونین سرور دو عالم ﷺ نے اپنے ان جانثاروں کو اکٹھا کیا اعلاء کلمۃ اللہ اور نصرت دین کے لئے ان نفوس قدسیہ سے مشورہ کیا پھر کیا تھا کہ تمام جاں نثاروں نے جانثاری کے وہ جملے کہے کہ تاریخ نے اسے نوٹ کر لیا علامہ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:

(وهو يدعون علی المشركين) فاستشار الناس فقام ابوبكر فقال فاحسن ثم قام عمركذالك ثم المقداد فقال والذی بعثك بالحق لوسلكت بنا برك الغماد لجاهدنا معك من دونه فتح الباری ،ج: ۷،ص:۲۸۷)

☆ صدیق اکبر کھڑے ہوئے۔

☆ فاروق اعظم کھڑے ہوئے۔

☆ حضرت مقداد کھڑے ہوئے۔

اورعرض کیایارسو اللہ اللہ نے جو آپ کو حکم دیا ہے اسے کر گذریئے خدا کی قسم ہم آپ کو وہ جواب نہ دیں گے جو قوم بنی اسلائیل نے حضرت موسیؑ کو دیا تھا" فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (سوره مائده آیت ۲٤)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ ہمیں ملک حبشہ کے برک الغماد تک لے جائینگے تو ہم آپ کے ساتھ جنگ کے لئے چلیں گے۔ لیکن حضرات انصارؓ کی طرف سے موافقت میں ابھی تک کوئی آواز نہیں اٹھی تھی اس لئے آپؐ نے مجمع کو خطاب کر کے فرمایااشیروا علی ایها الناس تو حضرت سعد بن معاذؓ سمجھ گئے کہ اس خطاب کا روئے سخن انصار کی جماعت ہے۔فوراً حضرت سعدؓ نے عرض کیایارسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے جو کچھ رب العالمین نے آپ کو حکم دیا ہے اس کو کر گذریئے ،اگر آپ ہم کو سمندر میں غوطہ زنی کا حکم دیں گے تو ہم اسی

وقت سمندر میں چھلانگ لگادیں گے آپ نے سنا ہو گا کہ شعائر اسلام پر پابند لگانے والوں کا انجام کیا ہوا؟ میدان بدر کے اندر صرف تین سو تیرہ نے ان فرعونیوں کے دانت کھٹے کر دئے۔ لیکن انہیں پھر بھی ہوش نہ آیا اور سابقہ حالت پر ہی اڑے رہے۔ اٹھایئے آپ بخاری شریف ج:۲ ص:۵۶۸و۵۶۹ اور ملاحظہ کیجئے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا دردناک واقعہ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ حضرت خبیبؓ نے بوقت مرگ شعائر اسلام پر عمل کر کے دنیا والوں کے لئے کیسا عملی نمونہ پیش کیا ؟ اور پوری امت مسلمہ کے لئے یہ سنت دائمہ جاری کردی کہ جو مسلمان بھی قید کر کے اسلام کی وجہ سے قتل کیا جائے اسے چاہئے کہ آخری وقت بھی شعار اسلام کا جھنڈا لہراتے ہوئے اپنی جان کی قربانی پیش کر دے لیکن کسی باطل طاقت کے سامنے اپنا سر نہ جھکائے حارث بن نوفل کے لڑکوں نے جب حضرت خبیب کو خرید لیا، اور حضرت خبیب اشہر حرم نکلنے تک ان کے پاس قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے، یہاں تک کہ ان دشمنان اسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق کرلیا، جیسا کہ بخاری شریف کے اندر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موجود ہے۔ فابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبیباً فلبث خبیب عندھم اسیراً حتی اجمعوا قتلہ بخاری ج:۲ ص:۵۶۸ چنانچہ بنو حارثہ جب ان کو لے کر حرم سے نکلے تاکہ حل میں انہیں قتل کریں تو حضرت خبیبؓ نے ان سے کہا۔ "دعونی اصل رکعتین" مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو، تو ان لوگوں نے ان کو اجازت دی آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعت

نماز ادا کی اور فرمایا کہ واللہ لو لا اِنْ تَحْسِبُوا اِنَّ مَا بِی جَذَعٌ لَزِدْتُ۔ خدا کی قسم اگر تم لوگ یہ گمان نہ کرنے لگتے کہ میں اپنی قتل سے گھبرا رہا ہوں تو یقیناً میں نماز کو اور طویل کرتا پھر جب کافروں نے آپؓ کو حرم سے باہر تنعیم میں لے جا کر سولی پر لٹکا دیا تو آپ نے اسوقت کافروں کے حق میں بدعائیہ جملہ ارشاد فرمایا کہ "اے اللہ ان کے عدد کا احاطہ کر دیجئے اور ان کو الگ الگ کر کے قتل کر دیجئے اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیئے۔ اس کے بعد آپؓ اس شعر کو پڑھتے ہوئے اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔

فلست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای جنب ٍ کان فی اللہ مَصرَعِی
وذالك فی ذات اِلاٰلہٖ وان یشا
یبارك فی اوصال شلوٍ مُمَزَّعِی

(بخاری کتاب المغازی ج:۲ ص:۵۶۹)

ترجمہ: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے جب کہ میں حالت اسلام میں شہید کر دیا جاؤں کہ کس پہلو پر میرا اچھاڑا جانا ہوا۔ اور یہ قتل ہونا در حقیقت اللہ کی رضا کے لئے ہے لہذا اگر وہ چاہتے تو ٹکڑے کیئے ہوئے جسم کے جوڑوں میں بھی برکت عطا کر سکتے۔ یاد رکھوا ے امت مسلمہ کے جانثارو۔ کہ یہی وہ صحابہ کرام نفوس قدسیہ کی جماعت ہے جنہوں نے ہر طرح سے شعائر اسلام کی حفاظت کی ہے۔ جنہوں نے اشاعت دین کی خاطر تپتی ہوئی ریت پر احد احد کا نعرہ لگایا ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ دہکتے ہوئے آگ کے انگارے پر لیٹنا گوارہ کیا ہے۔

☆ زخموں سے چور چور ہو کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا ہے۔

☆ درختوں کے پتے اور چھلکے کھا کھا کر زندگی گذارنا گوراہ کیا ہے۔

☆ مگر دین الٰہی کو چھوڑنا گوارہ نہیں کیا۔

☆ شریعت اسلامیہ پر پابندیوں کو برداشت نہیں کیا۔

اور دین کی سر بلندی اور شعائر اسلام کی پاسبانی کی خاطر اپنی قیمتی جان کو قربان کر دیا ہے ایسی ہی جماعت کے بارے میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوش خبری دی تھی۔ کہ لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم حتی یقاتل اخرھم المسیح الدجال ۔

(ابو داؤد شریف ج:اص:۳۳۶)

ترجمہ: میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت ہو گی جو حق پر قتال کرے گی اور اپنے مقابل پر غالب ہو گی یہاں تک کہ میری امت کی آخری جماعت مسیح دجال سے قتال کریگی۔

ملت بیضاء کے دردمندو! سنو۔ یہی وہی شعائر اسلام ہیں جن کی خاطر بلال حبشیؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا۔

☆ حضرت سمیہؓ کو شرمناک طریقے پر شہید کیا گیا۔

☆ ہزاروں صحابہ نے جام شہادت نوش کیا۔

☆ ابو حنیفہ کا جنازہ جیل سے اٹھایا گیا۔

☆ امام مالک کے چہرۂ انور کو سیاہ کر کے مدینے کی گلیوں میں گھمایا گیا۔

Scanned by CamScanner

☆ امام احمد بن حنبل کی پشت پر کوڑے لگائے گئے۔

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے انگوٹھے کاٹے گئے۔

☆ شاہ عبد العزیز کو اذیتیں دی گئیں۔

☆ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کو بالا کوٹ کی پہاڑی پر شہید کیا گیا۔

☆ حضرت قاسم نانوتوی کو قید کرنے کی کوششیں کی گئی۔

☆ حضرت رشید احمد گنگوہی کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈھکیلا گیا۔

☆ حضرت شیخ الہند کو کالا پانی کی سزائیں دی گئیں۔

☆ حضرت شیخ الاسلام پر سوٹ وارنٹ جاری کیا گیا۔

غرضیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ تک۔

☆ صحابہ سے لیکر تابعین تک۔

☆ تابعین سے لیکر تبع تابعین تک۔

☆ اور تبع تابعین سے لیکر موجودہ دور کے علماء و صلحا تک۔

ہر ایک نے شعائر اسلام پر حملہ کرنے والوں سے مقابلہ کیا ہے اور اپنی جان و مال کی بے مثال اور لازوال قربانیاں پیش کی ہیں سچ تو یہ ہیکہ ان نفوس قدسیہ نے جو احیاء دین کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے انہیں اس حدیث کی صداقت میں بلا جھجک پیش کیا جا سکتا ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا یزا ل طائفة من امتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة۔ مشکوۃ شریف ص: ۵۸۴

ترجمہ: ہر زمانے اور ہر دور میں میری امت کے اندر ایک ایسی جماعت رہے گی اللہ کی مدد جس کے شاملِ حال رہے گی اور ان کے مخالفین کا ان پر کچھ بھی بس نہیں چل سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

ملت اسلامیہ کے جانثارو! آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر قوم کی کوئی نہ کوئی خصوصیات وامتیازات اور شعائر ہوتے ہیں، جن کا وہ حد درجہ احترام کرتی ہے، اس پر کہیں سے کوئی بھی آنچ آرہی ہو تو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے میں ذرہ برابر بھی دریغ نہیں کرتی، چنانچہ آپ نے سنا ہوگا کہ کچھ دن قبل ایک شخص نے پاکستانی جھنڈے کی بے حرمتی کی اور اپنے مکان پر ہندوستانی جھنڈا لہرایا، تو پاکستانی عدالت نے اس شخص کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالدیا کیوں؟ اسلئے کہ وہ جھنڈا ملک کا شعار تھا، ملک کا نشان وامتیاز تھا، اسکی بے حرمتی کرنے والا شخص کسی بھی حال میں قابل معافی نہیں تھا اسی طرح مذہب اسلام اور قوم مسلم کے بھی کچھ شعائر وامتیازات اور مخصوص علامات ہیں۔

☆ نماز پڑھنا اسلام کا شعار ہے۔

☆ روزہ رکھنا اسلام کا شعار ہے۔

☆ حج کرنا اسلام کا شعار ہے۔

☆ زکوۃ دینا اسلام کا شعار ہے۔

☆ قرآن کی حفاظت اسلام کا شعار ہے۔

☆ مسلم پرسنل لا کی حفاظت اسلام کا شعار ہے۔

☆ مدارس و مکاتب اسلام کے شعار ہیں۔

Scanned by CamScanner

☆ مساجد و معابد اسلام کے شعار ہیں۔

☆ اور دین کی خاطر راہ خدا میں اپنا سر کٹا دینا بھی اسلام کا شعار ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم "ابو داؤد شریف ج:۱ ص:۳۳۹ کہ تم مشرکین سے اپنے جان و مال اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

محبان اسلام! تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہر مذہب و ملت کے کچھ نہ کچھ شعائر ہوا کرتے ہیں۔

لہٰذا اگر دنیا کی ایک عدالت ملکی شعائر کے احترام نہ کرنے کے الزام میں کسی شخص کو جیل کی ہوا کھلا سکتی ہے، تو خدائی قانون کے تحت وضع کردہ اسلامی شعار کا پاس و لحاظ نہ رکھنے والے بد طینت شخص جہنم رسید کیوں نہیں کیا جا سکتا ہے، ہم کسی بھی قانون کے پابند اسی وقت ہو سکتے ہیں جبکہ قانون بھی ہمارے حقوق کی مکمل پاسداری کرتا ہو ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، لیکن جس سے شعائر اسلام پر کوئی آنچ آئے ہم اسکو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔

آج دشمنان اسلام بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اسلام کے خلاف قانون نافذ کر کے خوش ہو رہے ہیں، اور سوچ رہے ہیں کہ مسلمان یہ سب کچھ برداشت کر لیگا اور اس کا ڈگمگاتا قدم ہم سے مقابلہ نہ کر سکے گا تو میں ان دشمنان اسلام سے علی الاعلان یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ذرا کان کے پردے ہٹا کر سن لو شعائر اسلام پر کُلّاً یا جزءً کسی بھی طرح عمل کرنے سے روکو گے تو پھر

ہمیں اپنی جان پیاری نہ ہوگی، ملی تشخصات کے بچانے میں تعلیمات اسلامیہ کو باقی رکھنے میں، شعائر اسلام کی نگہبانی میں، اگر ہماری ایک جان کیا سو جان بھی مانگو گے تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔

☆ ہمیں جیل کی سلاخیں بھی منظور ہیں۔

☆ سولیوں پر چڑھنا بھی گوارہ ہے۔

☆ مالٹا کی کوٹھریوں میں قیام کرنا بھی گوارہ ہے۔

☆ پھانسی کے پھندوں کو چومنا بھی منظور ہے۔

☆ ریوالور کی لبلبی پر انگلی رکھنا بھی منظور ہے۔

☆ کلاشنکوف کا نشانہ بننا بھی منظور ہے۔

☆ وادیوں اور گھاٹیوں میں درخت کے پتے چبانا بھی منظور ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ ظالموں سے حکومت چھین لینا بھی ہماری تاریخ ہے۔

اس لئے اچھی طرح یاد رکھنا کہ اسلام اور شعائر اسلام پر کوئی آنچ آئے اسے ہم قطعاً برداشت نہیں کر سکتے ہیں یہ وہی برداشت کر سکتا ہے جس کو اپنے دین اور شعائر اسلام کے بارے میں کوئی شک ہو اور مذہب و شریعت سے محبت نہ ہو، تم اپنے دماغ سے اس بات کو اچھی طرح صاف کر لو کہ ہم ان لوگوں میں نہیں کہ اسلام مٹ جائے اور ہم اپنی جان بچاتے رہیں۔

امت مسلمہ کے جانثارو!!

آخر کیا وجہ ہے کہ آج ہم ذلت و خواری کے عذاب میں مبتلا کر

Scanned by CamScanner

دیئے گئے ہیں۔

☆ پستی وانحاط کا شکار ہوتے چلے گئے ہیں۔

☆ اغیار ہماری زبوں حالی پر خوش ہو رہے ہیں۔

☆ برملا ہماری کمزوری کو اچھالا جارہا ہے۔

☆ بات بات پر تنقیدی نظر ڈالی جارہی ہے۔

☆ ہر موڑ پر ہمارا مضحکہ کیا جارہا ہے۔۔

اور ہر وہ طریقہ اختیار کیا جارہے جس سے مسلمانوں کا جینا دشوار ہو گیا اور آخر ایسا کیوں ہوا نہ قوت وطاقت ہمارے اندر نہ رعب ودبدبہ ہمارے اندر، نہ اخوت والفت ہمارے اندر، نہ عادت ہماری اچھی، نہ اخلاق ہمارے اچھے، نہ اعمال وکردار ہمارے سچے، اور نہ ہی دین اسلام ہمیں محبوب، گویا کہ ہر برائی ہم میں موجود ہے، ہر بھلائی سے ہم کوسوں دور ہیں، تو پھر ہم کیسے نہیں ذلت ورسوائی کے عذاب میں مبتلا کردیئے جائیں گے اور مصائب وآلام ہمارا مقدر بن جائیگا؟ لہذا ایسے موقعہ پر ہم امت مسلمہ کو چاہئے کہ اپنا اصل مرض قران مقدس سے معلوم کریں اور اسی مرکز رشد وہدایت سے طریقہ علاج معلوم کریں۔

چنانچہ مختلف انداز میں قرآن نے ہمارے مسائل کا حل کیا ہے، کہیں تو تسلی دیتے ہوئے قرآن نے یہ اعلان کیا" وعد الله الذین آمنوا منکم وعملو الصلحت لیستخلفنهم فی الارض "اور کہیں رب ارض وسماء نے ہمیں اطمینان اور بھروسہ دلاتے ہوئے فرمایا" ولو قاتلکم الذین

کفروا لولوا الادبار" اور پھر بخشش بے کراں نے یہاں تک اعلان کر دیا اے مومنو اسنو "وکان حقا علینا نصر المومنین" مومنوں کی نصرت اور مدد اللہ کے ذمہ ہے۔

غرض کہ ان فرمودات الٰہی اور ارشادات باری پر غور کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور بیاں ہے کہ مسلمانوں، کی عزت و عظمت، شان و شوکت، سر بلندی و سر فرازی، سب کچھ قرآن مقدس سے وابستہ ہے تعلق مع اللہ اور تعلق مع الرسول سے وابستہ ہے اگر اس تعلق میں کسی طرح کی کوئی کمزوری پیدا ہوئی تو پھر سراسر ہمیں خسران ہی خسران کا سامنا کرنا پڑیگا، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔"والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت "اس لئے آج ہمیں قران کو اپنا رہنما بنانا ہوگا، احادیث کو اپنا رہبر بنانا ہوگا، صحابہ کرام کی زندگیوں کو اپنے لئے نمونہ بنانا ہوگا اور اکابرین امت کو اپنا قائد بنانا ہوگا، تبھی ہمارا دین محفوظ رہ سکتا ہے، ایمان باقی رہ سکتا ہے اور شعائر اسلام کی حفاظت ہو سکتی ہے اب اخیر میں اس شعر کے ساتھ رخصت ہو رہا ہوں۔

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحان ہمارا
(اقبال)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

علماء یوپی اور خدمات علم حدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله وحده والصلوة والسلام على من لانبى بعده امابعد فاعوذ با لله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قال الله تعالىٰ فى القرآن المجيد "ويرفع الله الذين اٰمنوا منكم والذين اوتوالعلم درجٰت والله بما تعملون خبير (القرآن)وقد قال رسول الله ﷺ نضرالله عبداً سمع مقالتى فحفظها ووعاها واداها(اوكما قال عليه السلام)مشكوة ٣٥/ صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الكريم۔

عظمت علم حدیث مجھ سے پوچھتے ہو کس لئے
علماء یوپی جن پر ہیں نچھاور بے شمار
اس سرزمین کہ جذبۂ عزت سرست سے
پہنچاہے خاص وعام کو فیضان مصطفٰے

پاسبان علوم نبوت، حاملین دعوت آج کی تقریر کا موضوع ہے، علماء یوپی اور خدمت حدیث سمجھ میں نہیں آتا کہ تاریخ کے اس زریں سلسلے کا آغاز کہاں سے کروں کون سی عبقری شخصیتوں کو موضوع سخن بناؤں یہ تو ایک اتھاہ سمندر ہے جس کی تہوں میں ہزاروں لعل وگہر چھپے ہیں جن کی تابانیاں آنکھوں کو خیرہ کردیتی ہے مین حیران ہوں کس طرح ان بکھرے ہوئے

موتیوں کو ایک لڑی میں پرودوں اور ماضی کے ان درخشاں ستاروں سے مستقبل کی کہکشاں کو سجادوں اس کی اہمیت وو قعت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طالبان حدیث کو دل کی گہرائیوں سے دعادی ہیں، ارشاد ہوتا ہے کہ "نضر الله عبداً سمع مقالتی فحفظهاووعاها واداها" یہی وجہ ہیکہ قرن اول سے آج تک ہزاروں دیوانوں نے اس مقدس علم کی خاطر اپنی پوری زندگیوں کو وقف کیا تاکہ کل قیامت میں وہ بھی اس دعا کا مصداق بن کر اٹھے اور ان کا شمار بھی خدام حدیث میں ہو سرزمین ہند محدثین کی ہمیشہ جولان گاہ رہی ہے اور یہ صوبہ یوپی اس باب میں ایک ممتاز اہمیت کا حامل ہے۔

سامعین کرام! سرزمین یوپی ،، مقدس سرزمین ہے جس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہاں سے حدیث نبوی کی ترویج ہوئی تو کوئی مبالغہ نہیں چناں چہ اگر یوپی کے علماء نہ ہوتے، یوپی کے مدارس نہ ہوتے، یوپی کے مراکز نہ ہوتے، یوپی کی خانقاہیں نہ ہوتیں، تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، کہ پورا ہندوستان علم حدیث سے نا آشنا ہوتا، اور دنیائے حدیث ایک روشن باب سے محروم رہ جاتی اور آج بھی قال اللہ و قال الرسول کی آواز کی صدا احادیث کی تلاوت احادیث کی تشریحات وتفہیمات، اشاعت وطباعت سے حدیث کی خدمت سب کی مرہون منت سرزمین یوپی ہے۔ جن کی خدمات کو دیکھ کر لاکھوں انسانوں نے اپنی زندگیاں سنوار لیں۔

ذرا آؤ تمہیں داستان سناؤں ان دیوانوں کی۔ سرزمین یوپی کے ضلع

Scanned by CamScanner

مظفر نگر قصبہ پھلت سے اٹھنے والا سب سے پہلے علم حدیث کی غرض سے حجاز مقدس کا سفر کرنے والا، ہندوستان میں علم حدیث کو خوب رواج دینے والا، حجاز مقدس کے مقدس نجوم وکواکب شیوخ ومشائخ سے بالخصوص شیخ ابو طاہر مدنی کے خدمت میں چودہ ماہ قیام کر کے علم حدیث میں انتہائی کمال پیدا کرنے والا اور واپسی کے بعد ہمہ تن علم حدیث کی خدمت میں مصروف ہونے والا ہندوستان میں مشارق الانوار یا مشکوۃ کی جگہ صحاح ستہ کا باضابطہ درس وتدریس دینے والا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نام سے مشہور جلیل القدر محدث کو یاد کرو جن کے درس وتدریس کا اس قدر چرچہ ہوا کہ جوق در جوق طلب حدیث کے لئے لوگ پہونچنے لگے۔

جن سے ایک ایسی عظیم الشان جماعت تیار ہوئی جن میں سب سے ممتاز اور فائق شخصیتیں مسند الوقت شاہ عبد العزیز دہلوی شاہ اسحاق دہلوی، شاہ عبد الغنی مجددی ہیں جنھوں نے آپ کے مسند درس کو سنبھالا۔

دوستو! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اس شجرۂ ولی اللہ کی شاخوں کو اکابر یوپی نے کس کس طرح تناور درخت بنایا اور اسے ثمر بار کیا اور علم حدیث کو فروغ دیا رہتی دنیا ان اکابر واسلاف کی علمی خدمات کو فراموش نہیں کرسکتی؛ چنانچہ جب آپ علماء یوپی کی علم حدیث میں تدریسی خدمات پر سرسری نگاہ ڈالیں گے تو ایک لمبی قطار اس میدان میں نظر آئیگی تو لیجئے میں آپ حضرات کے سامنے ان اسلاف واکابر کی خدمات علم حدیث کو اجمالاً بیان کرتا ہوں جن کا فیض یوپی کے کسی قصبہ تک نہیں کسی ضلع تک نہیں صرف صوبہ تک نہیں بلکہ دوسرے صوبہ

Scanned by CamScanner

اور دوسرے ملکوں میں جاری ہوا۔

چناں چہ:

☆ حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی سے لیکر حضرت گنگوہی تک

☆ حضرت گنگوہی سے لیکر علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی تک

☆ علامہ شبیر احمد عثمانی سے لیکر مولانا ادریس صاحب کاندھلوی تک

☆ مولانا ادریس کاندھلوی سے لیکر مفتی کفایت اللہ صاحب شاہجہاں پوری تک

☆ مفتی کفایت اللہ صاحب شاہجہاں پوری سے لیکر حضرت تھانوی تک

☆ حضرت تھانوی سے لیکر مولانا ظفر تھانوی تک

☆ مولانا ظفر تھانوی سے لیکر مولانا سید فخر الدین مراد آبادی تک

☆ مولانا فخر الدین مراد آبادی سے لیکر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد تک

☆ مولانا حسین احمد مدنی سے لیکر حضرت شیخ زکریا تک..................

☆ حضرت شیخ زکریا سے لیکر مفتی مہدی حسن تک..................

☆ مفتی مہدی حسن سے لیکر مولانا عبد الجبار اعظمی تک..................

☆ مولانا عبد الجبار اعظمی سے لیکر مولانا حیات سنبھلی تک..................

☆ مولانا حیات سنبھلی سے لیکر مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی تک

☆ مفتی محمود الحسن گنگوہی سے لیکر عارف باللہ قاری صدیق احمد باندوی تک

☆ قاری صدیق احمد باندوی سے لیکر شیخ نصیر احمد خاں تک

☆ شیخ نصیر احمد خاں سے لے لیکر شیخ یونس تک

کہ اکابر و مشائخ نے جو دل وجان سے تدریسی خدمات انجام دئے ہیں

Scanned by CamScanner

صحیفۂ قرطاس اس کو سمیٹنے سے درماندہ ہے۔

طالبان علوم نبوت : غرضیکہ سرزمین یوپی کے علماء ومحدثین کے ایک جم غفیر نے لاکھوں تشنگاں علوم نبوت کو سیراب کیا ہے اور مختلف اداروں میں رہ کر "قال اللہ و قال الرسول" کی صداؤں سے درسگاہوں کو آباد کیا سچ تو یہ ہے کہ رہتی انسانیت ان مقدس شخصیات کی اہم تدریسی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی ان علماء کے درس وتدریس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ دوردور سے کھینچ کر شمع رسالت کے پَروانے جمع ہونے لگے۔اوراپنے آپ کو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "من سلك طريقاً يطلب به علماً سهل الله له طريقاً الى الجنة" بخاری ج۱ص:۱۶ کا حقیقی مصداق بننے کی کوشش کی۔ان معزز ہستیوں کی تدریسی خدمات کی وہ شہرت ومقبولیت ہوئی کہ ایک زمانہ تھاکہ پورے علماء میں یہ مقولہ زبان زد تھا۔اگر ترمذی پڑھنی ہے توحضرت مدنی کے درس میں دیوبند جاؤ۔اگرابوداؤد پڑھنی ہے۔توسہارنپور حضرت شیخ زکریاکے درس میں شریک ہو۔اوراگر بخاری پڑھنی ہے۔تومرادآباد میں فروکش ہوکرحضرت مولاناسید فخرالدین کے درس میں حصہ لو۔اور آگے بڑھے حضرت مفتی محمود حسن صاحب نوراللہ مرقدہ کوکون بھول سکتاہے۔جن پر نہ صرف علماء یوپی بلکہ پورے ایشیاء کے علماء کو فخر تھا۔ آپ ہی کی شخصیت تھی جواپنی غیرمعمولی حافظہ کی بناء پرزمانۂ طالب علمی ہی میں شہرۂ آفاق بن گئی آپ کے شغف حدیث کاحال کیاتھا۔دارالعلوم دیوبند جیسی مرکزی درسگاہ میں بخاری کاایک طویل زمانہ تک ایسادرس دیاکہ آج تک شاگردوں کی جماعت

ان کے فیض سے لوگوں کو فیضاب کررہی ہے۔ اللہ اللہ کیا شان تھی وفات کے وقت تک نسائی شریف کا محدثانہ اور متکلمانہ درس دیا۔

اولئك آبائي فجئني بمثلهم۔ اسلاف واکابر کی زندگی پر مر مٹنے والو............ تصنیف و تالیف کا میدان بھی ایک اہم میدان ہے جن کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا "مامن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احداكثرحديثاًمني الا ماكان من عبد الله بن عمر فانه كان يكتب ولا اكتب (بخاری شریف ج:۱ص:۱۶) کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے مجھ سے زیادہ کوئی بھی حدیث کی روایت کرنے والا نہیں ہے۔ سوائے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔ معلوم ہوا کہ علم حدیث کی اشاعت و تبلیغ اور اس کی حفاظت کا ایک اہم ترین ذریعہ تصنیف و تالیف بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس باب کو قائم کرکے علماء و محدثین کی جماعت کو کتابت علم تصنیف و تالیف کی ترغیب بھی دی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ علماء یوپی نے اس میدان میں کس قدر بڑھ چڑھکر حصہ لیا چنانچہ جب آپ علماء یوپی کی تصنیفی و تالیفی خدمات حدیث کا اجمالی جائزہ لیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ فن جرح و تعدیل کے میدان میں المعجم الرجال البخاری کے نام سے مولانا اسیر ادروی نے فن اسماء رجال کے نام سے مولانا تقی الدین اعظمی نے تراجم الاحبار "من رجال معانی الآثار" کے نام سے مولانا ایوب صاحب سہارنپوری نے "کشف الغطاعن رجال المؤطا" کے نام سے مولانا اشفاق الرحمٰن صاحب

کاندھلوی نے اسماء الثقات کے نام سے قاضی اطہر مبارکپوری نے اور تراجم الاحبار کو پڑھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ طحاوی کے رجال کی تحقیق و تعیین کے ساتھ فن جرح وتعدیل کے اعتبار سے ایسی معرکۃ الآرا بحث کی گئی ہے جو مصنف کے وسعت علمی کے غماز ہے یہ وہ میدان ہے جس میں مولانا عبدالحی لکھنوی کی الرفع والتکمیل ملے گی۔ الحنفیه مع تقریب التهذیب "ملے گی "اضعفاء" کے بیان میں مولانا عبدالاول جونپوری کی "کتاب الحمقاء فی ذکر الضعف والضعفاء البیان النجم فی کشف المستعجم ملے گی ۔الدر المنضود من اسانید شیخ الهند کے نام سے مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی کی عظیم الشان یادگار نظر آتی ہے۔سچ تو یہ ہے کہ ان اکابر واسلاف کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

اور الابواب والتراجم کے میدان میں دیکھئے تو سب سے پہلے شیخ الہند نے الابواب والتراجم کے نام سے مولانا ادریس کاندھلوی تحفۃ القاری بحل المشکلات البخاری" اور الابواب والتراجم للبخاری کے نام سے اور حضرت شیخ زکریا نے الابواب والتراجم لصحیح البخاری کے نام سے پورے علماء پر ایک احسان عظیم کیا اسی طرح حواشی احادیث کے میدان میں بھی علماء یوپی کی ایک لمبی تعداد نظر آئی ہے۔

چناں چہ:

☆ حواشی بخاری کے نام سے مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری نے

☆ الکوکب الدری الحل المفہم کے نام سے حضرت گنگوہی نے

☆ تعلیقات علی سنن ابی داؤد کے نام سے مونالاحیات صاحب سنبھلی نے

☆ حاشیہ طحاوی کے نام سے مولانا محمد ایوب صاحب سہارنپوری نے

☆ حاشیہ نسائی، حاشیہ موطا امام مالک کے نام سے مولانا اشفاق الرحمٰن صاحب کاندھلوی نے۔

علم حدیث پر ایک اہم خدمات انجام دیں۔

اور ابوالمآثر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن محدث اعظمی کی خدمات کا اجمالی مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مسند الحمیدی کتاب الزہد والرقائق کتاب السنن، المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ، مختصر الترغیب والترہیب، اور مصنف عبدالرزاق کی تحقیق و تعلیق کی جس سے امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام احمد بن حنبلؒ جیسے جلیل القدر محدثین عظام بھی استفادہ کئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ ذخیرہ عرصہ سے نایاب تھا، اس کو دریافت کرنا، ہر حدیث کی تخریج کرنا اسے تحقیق و تعلیق سے آراستہ کرنا اس کے رجال پر بحث کرنا، اور متون واسانید کو چھان پھٹک کر ساڑھے چھ ہزار صفحات کا ذخیرہ امت کے سامنے پیش کرنا، ایسا دشوار گذار مرحلہ تھا جس سے نبرد آزمہ ہونا صرف مولانا اعظمی ہی جانتے تھے سچ تو یہ ہے کہ ان علماء و محدثین کو برملا حضور ﷺ کی اس پیشین گوئی میں پیش کیا جاسکتا ہے آپ کا ارشاد ہے"ان الله يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلماء او كما قال عليه السلام (بخاری ۲/۱) کیا ہی خوب کہا ابن المعتز نے اس حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے۔

قد ذهب الناس ومات الكمال

وصاح صرف الدهر این الرجال

دستو! جب آپ شرح احادیث کے پہلو پر علماء یوپی کی خدمات کا جائزہ لیں گے تو آپ کو ان میں بھی ایک لمبی فہرست نظر آئے گی۔

چناں چہ:

☆ الکوکب الدری شرح جامع الترمذی

☆ لامع الدراری علی جامع البخاری

☆ فتح الملہم شرح مسلم

☆ الطیب الشذی شرح ترمذی

☆ اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک

☆ بذل المجھود شرح ابوداؤد

☆ امانی الاحبار فی شرح معانی الاثار

☆ مجانی الاثمار من شرح معانی الاثار

☆ قلائد الازہار

☆ مشکوۃ الاثار

☆ ترجمان السنۃ

☆ معارف الحدیث

☆ التعلیق الصبیح

اور اعلاء السنن کے نام سے جو اہم خدمات انجام دیئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں یہی وہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے جس کے بارے میں شیخ عبد الفتاح

Scanned by CamScanner

ابو غدہ کو یہ لکھنا پڑا کہ من افضل بل افضل ماالف فیھا فی ھذا القران الرابع عشر واوسعہ جمعا من وجھة السادة الحنفیة کعاب اعلاء السنن ، کہ چودہویں صدی میں علماء احناف کے نقطہ نظر سے سب سے افضل اور سب سے بہترین کتاب جو اس روئے زمین پر لکھی گئی وہ اعلاء السنن ہے اسی جملہ پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ یہاں تک لکھا کہ اگر کسی چیز نے مجھے مذہب حنفی پر باقی رکھا ہے تو وہ اعلاء السنن اور اس کے مؤلف شیخ ظفر احمد تھانوی ہیں۔

☆ اسی طرح انوار الباری شرح بخاری

☆ امداد الباری شرح بخاری

☆ ایضاح البخاری شرح بخاری

☆ الفوئد السنیہ فی شرح الاربعین النوویہ

☆ اور رحمۃ القدس معارف السنہ

حجیت حدیث کے نام سے بھی علماء یوپی نے علم حدیث پر بے مثال خدمات انجام دیئے ہیں، غرض کہ علماء یوپی نے ہر لائن سے ہر پہلو پر خواہ مدارس و مکاتب کے ذریعہ ہو:

☆ خانقاہوں کے ذریعہ ہو

☆ تبلیغ و تقریر کے ذریعہ ہو

☆ درس و تدریس کے ذریعہ ہو

☆ تصنیف و تالیف کے ذریعہ ہو

☆ تحقیقات و تعلیقات کے ذریعہ ہو

☆ حواشی و شروحات کے ذریعہ ہو

☆ الابواب والتراجم کے ذریعہ ہو

☆ فن جرح و تعدیل کے ذریعہ ہو

☆ ہر میدان میں ہر پہلوؤں سے شریعت محمدی

قول محمدی

فعل محمدی

اور تقریرات محمد ﷺ کے پیغام کو

عوام و خواص تک پہونچانے کی جد و جہد کی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

محبان علوم نبوت: آخر کہاں تک شمار کرایا جائے ان نفوس قدسیہ اکابر و مشائخ ؒ کی خدمات جلیلہ کو اللہ تعالی ہم سب کو اپنے اکابر و اسلاف کے مشن پر چلنے کی سعادت نصیب عطا فرمائے۔ آخر میں اس شعر کے ساتھ رخصت ہو رہا ہوں۔ کہ

گونجے گا چار گھونٹ میں نانوتوی کا نام
بانٹا ہے اس نے بادۂ عرفانِ مصطفیٰ

(شورش کاشمیری)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علماء بہار اور خدمات علم حدیث

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد خاتم الرسل والانبياء وعلى آله واصحابه الاتقياء رضوان الله عليهم اجمعين. امّا بعد!

فاعوذبالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم.

قال الله عزوجل فى القرآن المجيد: قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون. وقال عليه الصلاة والسلام: ان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما انما ورثوا العلم فمن اخذ به فقد اخذ بحظ وافر اوكما قال عليه الصلاة والسلام (ترمذى جلد ثانى صفحه نمبر ۹۷ ابواب العلم).

☆ فخر جتنا چاہے کر زیبا ہے تجھ کو اے بہار۔

☆ دید کے قابل ہے رنگارنگ پھولوں کی بہار۔

☆ چین پاتا ہے دماغ اور دل کو ملتا ہے سکون۔

☆ کس قدر خاموش اور ساکت فضاء ہے خوشگوار۔

بادۂ توحید کے متوالو: آج میں جس موضوع کو لیکر کھڑا ہوں وہ ہے علماء بہار اور خدمات علم حدیث اس موضوع کی ہمہ گیری کا کیا کہنا اس کی ضرورت وافادیت کا کیا کہنا۔ اس کی اہمیت ورفعت کا کیا کہنا اس کی گل کاری وسحر کاری کا کیا کہنا۔ اس کی قلم کاری کا کیا کہنا۔ اس میں ہر نوع کا حسن وجمال اور جلال کمال موجود ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس سے کس کو کتنا حصہ ملا کس نے کس حد تک اس سے فیضیاب ہو کر دوسروں کو فیض یاب کیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ:

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے لیا صحابہ کو دیا۔

☆ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا تابعین کو دیا۔

☆ تابعین نے صحابہ سے لیا تبع تابعین کو دیا۔

یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے عربوں سے لیا اور پورے ہندوستان میں اس کو بالواسطہ اور بلاواسطہ تقسیم کر دیا اسی شجرۂ ولی اللہ کی شاخیں پھیلیں تو پورے ہندستان میں حدیث کا ایسا ماحول پیدا ہوا کہ نوری مخلوق کو بھی رشک ہونے لگا عربوں نے دیکھا انہیں بھی رشک آیا۔ عجموں نے دیکھا تو وہ بھی جھوم اٹھے نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب کی مقبولیت کا ڈنکا بجنے لگا، ہر طرف سے توجہ کی نگاہیں اٹھنے لگیں۔

کیا ہی خوب کہا ہے ایک عربی شاعر نے کہ:

ومضت الدهور وماأتين بمثلها

ولقد اتا فعجزن عن نظرائه

سر زمین بہار کے شگفتہ پھولو: بہار کی زمین بھی بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے جب آپ یہاں کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو تاریخ بتائے گی کہ جہاں مناطقہ وفلاسفہ کی کھیپ تیار ہوئی جہاں عقلاء و مفکرین کی فوج در فوج تیار ہوئی وہیں مفسرین محدثین کی قطار در قطار بھی کھڑی نظر آئیں۔ ان کی خدمات کی نوعیت مختلف انداز سے سر عام ہوئی تصنیف و تالیف درس و تدریس وعظ و خطابت غرض یہ کہ ہر لائن میں بھاری تعداد پائی گئی تو سنتے چلئے بہار کے علماء وہی ہیں جو اگر ایک طرف پورے عالم اسلام کا درد اپنے دلوں میں سمیٹے ہوئے تھے تو دوسری طرف ظلم و بربریت کا شکار بھی بنے ہوئے تھے۔ اگر ایک طرف زنجیر غلامی میں جکڑے ہوئے انسانوں کیلئے آزادی کی فضاء کے متلاشی تھے تو دوسری طرف معصوم کلیوں کو مسکرانے کا حق عطا کرنے اور مظلوموں کو باعزت مقام دینے کیلئے کوشاں بھی تھے جہاں ان علماء مجاہدین و محدثین نے حکمت و فلسفہ منطق و علم کلام فقہ و تفسیر پر زبردست خدمات کی وہیں پر دوسری طرف علم حدیث پر ایک بے نظیر کردار ادا کیا چناں چہ۔

☆ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری سے لے کر حضرت مولانا محب اللہ بہاری تک۔

☆ حضرت ولایت علی صادق پوری سے لے کر حضرت مولانا منت اللہ رحمانی مونگیری تک۔

☆ مولانا شمس الحق پٹنوی سے لے کر مولانا ظہیر احسن شوق نیموی تک۔

Scanned by CamScanner

☆ مولانا محمد علی مونگیری سے لےکر مولانا سید شاہ سلیمان تک۔

☆ مولانا سید شاہ بدر الدین سے لےکر مولانا ابوالمحاسن سجاد تک۔

☆ مولانا مناظر احسن گیلانی سے لےکر مولانا سید سلیمان ندوی تک۔

☆ فخر بہار مولانا حسین احمد بہاری سے لےکر فقیہ زماں قاضی مجاہد الاسلام تک۔

کے اکابر نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں صحیفہ قرطاس ان کو سمیٹنے سے درماندہ ہے۔

یہ وہی علماء محدثین ومفکرین کی جماعت ہیں جو زمانے کے گذرے ہوئے سلف کے صحیح اور ثقہ جانشین قرآن وحدیث کے ایسے علم کے حامل ہوئے جنھوں نے کتاب وسنت میں حد سے تجاوز کرنے والے گمراہ کن لوگوں کی تحریفات کو مٹایا باطل لوگوں کے باطل دعوؤں کی تردید کی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو ختم کیا، سچ تو یہ کہ ان علماء کو حضور اکرم ﷺ کی ان پیشین گوئی میں برملہ پیش کیا جاسکتا ہے، چنانچہ سید الثقلین تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان ہے

"يحملُ هذا العلمَ من كلِ خَلَفٍ عدوله يَنْفُوْنَ عنه تحريفَ الغَالينَ وانتحالَ المبطلينَ وتاويلَ الجاهلينَ" (مشکوۃ، ص:۳۶)

غرضیکہ مشکوۃ نبوت کے معلمین ومحدثین اپنے وقت کے دریائے رسالت سے فیضیاب ہونے والے وہ نامور علماء محققین فقہاء ومحدثین میں شمار ہوتے تھے۔ جنکی خدمات کا ہند وپاک ہی کو نہیں اور پورے عالم اسلام کو اعتراف ہی نہیں کرنا پڑا۔ بلکہ ان پر ناز بھی تھا، یہ ہماری خوش قسمتی اور

Scanned by CamScanner

سعادت مندی ہے کہ قابل رشک خدمات کے نجوم وکواکب علماء کرام کا بہار کی سر زمین سے تعلق ہے ورنہ یہ علماء اسلام پوری ملت اسلامیہ کا قیمتی سرمایہ افتخار ہیں۔اور ان کی علمی تحقیقات و تدقیقات پر پورے عالم اسلام کا حق ہے۔

چمنستان بہار کے گلشنوں :۔ تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ حضرت مولانا شہباز محمد بھاگل پوری نے جہاں علم حدیث شیخ ابن الحجر مکی سے حاصل کیا وہیں پر آپ نے بھاگل پور میں ایک مدرسہ قائم کر کے شیخ رضی الدین رضی جیسا دقیق النظر مرتب فتاوی عالمگیری کو پیدا کر کے لوگوں کی داد تحسین کا مستحق بنا جہاں آپ سے کوئی فعل خلاف سنت صادر نہیں ہوا وہیں پر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دالہانہ عشق ومحبت کا بھی ثبوت پیش کیا اور مدۃ العمر باتباع سنت نبویہ درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔

حضرت مولانا شہباز محمد بھاگل پوری کی شخصیت ایک ہمہ گیر ہمہ جہت شخصیت تھی۔

☆ جو اپنی خانقاہوں کے ذریعے۔

☆ اپنے ادارے کے ذریعے۔

☆ اپنی جہد مسلسل کے ذریعے۔

☆ اپنی تدریسی خدمات کے ذریعے۔

☆ اپنی تصنیفات و تالیفات کے ذریعے۔

☆ اپنے وعظ و خطابت کے ذریعے۔

Scanned by CamScanner

ہند و بیرون ہند میں دینی ملی سماجی اور شریعت محمدی کا پیغام پہونچایا
آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں اور یہ کون نہیں جانتا ہے کہ آپ کی خانقاہ
سے ہندستان کے بیشتر خطوں کے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ۔

اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

THOSE ONES WHO HAVE SACRIFICED THEIR LIVES FOR THE SAKE OF PROPAGATION OF ISLAM.

(دوز ونس ہو ہیو سیکری فائسڈ دِیئر، لائ وز فار دی سیک آف پروپیگے
شن آف اسلام)"

یعنی جنہوں نے اشاعت اسلام کی خاطر بڑی قربانیاں دیں جنہوں
نے اشاعت اسلام کیلئے ایک دینی ادارہ بھی قائم کیا۔

جن سے صدہا طالبان علوم نبویہ فیضیاب ہو کر بلند منازل پر پہونچے۔

جن کی صحبت میں رہ کر صدہا انسان اولیاء کاملین بنے۔

جو علماء متأخرین میں اگر ایک طرف افضل علامہ علم منطق و فلسفہ کے
جامع مانے جاتے تو دوسری طرف علم فقہ و حدیث پر حاوی انبیاء کے وارث اور
ناصح المسلمین سمجھے جاتے غرضیکہ ایک عرصہ دراز تک آپکی مقدس خانقاہ
سے قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔

محبان علوم نبوت :۔ وقت اجازت نہیں دے رہا ہے ورنہ اس باب کے
درخشندہ ستاروں کا مفصل تذکرہ کرتا۔ لیکن پھر بھی کیا کروں مال آیتر کی کلہ'

لا یترک کلہ کا ضابطہ کچھ لب کشائی پر مجبور کر رہا ہے، آپ اگر علماء بہار کی فہرست پر سرسری نظر ڈالیں گے تو انہی میں مولانا سعید حسرت عظیم آبادی کا نام نامی اسم گرامی پائیں گے، جس نے ادب نوازی اور شاعری کے ساتھ حدیث کا درک حاصل کرنے کیلئے ۱۲۴۲ھ میں حرمین شریفین کا سفر کیا، شیخ سید عطوشی مدنی، شیخ سید محمد بن علی الحسینی السنوسی، شیخ عبد الغنی الدمیاتی، شیخ محمد یعقوب الدہلوی سے فن حدیث حاصل کیا، پھر کیا تھا ہم عصروں نے امام طحاوی کا ہم پلہ قرار دیا۔ اسطرح آپ نے ایک عرصہ دراز تک علم حدیث کو خوب خوب رواج دیا۔ اور مختلف نوعیت سے علم حدیث پر خدمت کی،

گلشن قاسمیہ کے پھولو! ایک زندہ جاوید مثال علامہ حسین احمد بہاری کی ہے ان کی شخصیت وخدمات کا اندازہ بحسن وخوبی اس سے لگایا جا سکتا ہے جہاں دار العلوم کے بڑے بڑے علماء محدثین نے امام المنطق والفلسفہ کے خطاب سے نوازا وہیں پر دوسری طرف ایک نامور محدث و مفکر ہونا بھی تسلیم کیا۔ یہی وہ شمس العلماء ہیں جنکو دار العلوم کے بڑے بڑے علماء وصلحاء نے:

☆ زبان وبیاں کا جادوگر کہا۔

☆ قلمکاری کا بادشاہ کہا۔

☆ جن کو صحاح ستہ کی بیشتر کتب حدیث۔

☆ پڑھانے کا زریں موقع ملا۔

☆ جن کو کہنے والوں نے قوم کا مسیحا اور غمخوار کہا۔

☆ جن کے حلقہ درس میں بیٹھکر سینکڑوں مشائخ پیدا ہوئے۔

Scanned by CamScanner

☆ جن کے شاگرد آج بھی ہند وبیرون ہند میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ جو ایک مدت تک قال اللہ و قال الرسول کے نغموں میں اسقدر کھوئے ہوئے تھے کہ دنیا کی آواز ان تک مشکل سے پہونچتی تھی "وفوق کل ذی علم علیم"

تاریخ سے واقف کارو آؤ! بتا تا چلوں ابھی تک آپ، نے درس و تدریس کے قصے سنے اب تصنیف و تالیف کی داستانیں بھی سنیں!

مولانا مہدانوی کی حالات زندگی کا مطالعہ کرو تو معلوم ہوگا کہ آپ ہی نے بخاری کی کتاب ادب المفرد کا پہلی بار مولانا ابراہیم صاحب کی فرمائش اور اصرار پر اردو میں ترجمہ کیا، اور عوام الناس کو اس سے بہترین استفادہ کا موقع فراہم ہوا غرضیکہ خدمات حدیث کا سلسلہ چلتا رہا، بالآخر مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا دور بھی شروع ہو گیا گویا کہ تیرہویں چودہویں صدی کے ہندستانی علماء نے اپنی زندگی خدمات حدیث کیلئے وقف کردی تھی، ان میں مو لانا شمس الحق عظیم آبادی نہایت ممتاز سمجھے جاتے تھے۔ مولانا شمس الحق پٹنوی کی خوش قسمتی تھی کہ ان کو اپنے زمانے کے ان دو جلیل القدر محدثین سے استفادہ کا موقع ملا۔

اسپیکر کہتا ہے (خطیب)

IT IS BY VIRTUE OF HIS BENEFICENCE THAT HE PASSED HIS FULL LIFE IN THE

PROPAGATION OF THE KNOWLEGE AND ARTS

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

اٹ از بائی ورچو آف ہنر بنی فیشن دیٹ ہی پاسڈ ہز فل لائف ان دی پروپیگیشن آف دی نو لیج اینڈ آرٹس۔

یعنی انہی کا فیض ہے کہ ان کی پوری زندگی علم وفن کی اشاعت میں گزری۔

درس و تدریس تصنیف و تالیف خصوصاً علم حدیث کی شرح و تحقیق میں زندگی کا بیشتر حصہ صرف ہوا۔

حدیث اور کتب حدیث کی ترویج واشاعت میں اہم کارنامہ انجام دیا۔

چھپن سال کی قلیل عمر میں جو حدیث کی خدمات انجام دی اس کی مثال اس دور میں ملنی مشکل ہے۔

یہ انہی کی شجاعت و سخاوت ہے کہ علامہ ابن تیمیہ حافظ قیمؒ علامہ ذہبی وغیرہ کی متعدد کتابیں اپنے خرچ سے طبع کرائیں یہ انہیں کی خدمات و کارنامے ہیں کہ منذری کی مختصر السنن ابن قیم کی تہذیب السنن اور سیوطی کی اسعاف البطاد کی تصحیح و تعلیق کے ساتھ شائع کیں یہ انہی کی خوش قسمتی ہے کہ حدیث کی بعض امہات کتب کی خدمت ان کے حصہ میں آئی یہ انہی کی خدمات کا ثمرہ ہے کہ سنن ابوداؤد اور سنن دار قطنی کے مختلف نسخوں کی مدد سے ان کے متون کی تصحیح کی، یہ انہیں کی خدمات کا نتیجہ ہے کہ سنن ابوداؤد کی مبسوط اور جامع شرح غائۃ المقصود کے نام سے شائع ہوئی۔ یہ انہیں کی خدمات کا جذبہ ہے کہ عون المعبود علی سنن ابوداؤد التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی اور سنن

Scanned by CamScanner